ترے گیت گائیں
لطوریائی اور رُوحانی گیتوں کا مجموعہ
ترے گیت گائیں
عمانوئیل نذیر مانی

تِرے گیت گائیں

(لطوریائی اور رُوحانی گیتوں کا مَجمُوعہ)

گیت نِگار:

فادر عمانوئیل نذیر مانیؔ

فاختہ ای پبلیکیشنز، کراچی پاکستان

اِنتساب

پیارے والدین

نذیر کھوکھر اور سلیمہ نذیر

کے نام

جِن کی نیک نامی، مسیحی ایمان اور

بے مِثال مَحبّت نے میرے دِل میں

مسیحی گیتوں کی خُوشبو اور مَحبّت کو ہمیشہ زندہ رکھا۔

خُداوند اپنی ابدی حضُوری میں

اُن کی رُوحوں کو سُکون دے۔

آمین۔

جُملہ حقوق بحق گیت نِگار محفوظ ہیں

نام کتاب	:	ترے گیت گائیں
صِنف	:	لَطوریائی اور رُوحانی گیتوں کا مَجمُوعہ
شاعر	:	فادر عمانوئیل نذیر مآنی
قلمی نام	:	ع۔ن۔مآنی
طباعت واشاعت	:	فاختہ ای پبلیکیشنز، کراچی پاکستان
زیرِ نگرانی	:	اسٹیفن رضاؔ (فاؤنڈر ری ای او فاختہ)
اشاعتِ اوّل	:	ستمبر 2025ء
ٹائٹل	:	فرزاد گرافکس
کُل صفحات	:	235

گیت نگار کے ساتھ رابطہ کے لئے:

nazciremmanuel@yahoo.com

حُسنِ ترتیب

عنوان		صفحہ
لطوریائی دُنیا میں قابلِ فخر اِضافہ	فادر پرویز عمانوئیل	14
اِلہیاتی گہرائی اور شعری نزاکت	حمید ہنری	19
اکیسویں صدی کا مُنفرد لطوریائی شاعر	نعیم ہیری	23
دوہری عِبادت	سلیم انجم	27
گیتوں کی اُڑان	فادر عمانوئیل نذیر مانی	31

نمبرشمار		صفحہ
	داخِلہ کے گیت	
1	تیرے در پر دُعا کو آئے ہیں	36
2	تیرے در تے آیئے یا ربّ	37

3 تیرے گھر میں سُکون پاتے ہیں 38

4 تیری پاک حضُوری میں جب آتے ہیں 40

پاک کلام

5 ہر شخص کی بقا ہے یِسُوعؔ ترا کلام 42

6 ترے کلام کو سُنتے رہیں سُناتے رہیں 43

7 کلامِ پاک ہمیشہ اثر دِکھاتا ہے 45

8 بائبل کا اِتوار ہے آیا جشن مناؤ سارے 47

9 ابدی حَیات کا ہے رَستہ ترا کلام 48

پاک شراکت

10 روٹی ہے آسمانی یِسُوعؔ ترا بدن 50

11 غِذا حقیقی کِھلاتا ہے المسیح سب کو 51

12 رُوح کی بُھوک مِٹاتا ہے مسیح 52

آمد اور کرسمس

13 جلا کے شمعیں مسیحا کا اِنتظار کریں 54

14 ہر پل جاگتے رہنا یسُوعؔ آنے والا ہے 55

15 نُورِ خُدا کی دیکھئے آمد قریب ہے 57

16 جُستجُو جِس کی سارے زمانے کو ہے 58

17 چاروں جانب روشنیاں پھیلانے والا ہے 59

18 نُور میں ہم چلیں، نُور میں ہم چلیں 60

19	رُوپ میں آدمی کے آیا ہے	62
20	خُدا اُتر از میں پر سب کی دیکھو شان بن کر	63
21	عرشاں نوں اوہ چھڈ کے آیا	64
22	سب کی نجات آئی خُوشیاں مناؤ سارے	66
23	کِتنی پیاری رات ہے آئی	67
24	روشن تارا یہ بتلائے	69
25	مُکتی داتا آ گیا ہے	71
26	بڑا دن مُسرّت کا تہوار ہے	73
27	رحمت ہوئی ہے سب پر رحمان آ گیا ہے	75
28	تارے جُھک جُھک کرن سلاماں یِسُوع دھرتی آیا	76
29	ماں مریم نُوں دیوو دھائیاں	78
30	نِمھّے نِمھّے تاریاں چوں اِک تارا ڈلکاں مارے	80
31	سارے جگ وِچ دُھماں پیاں ربّ نیں کرم کمایا	81
32	جگّ دا ہویا دُور ہنیرا	83
33	سارے جگ نیں دَرشن پائے	85
34	اِبتدا میں خُدا کا کلمہ تھا	87
35	منائیں جوش سے عیدِ ظُہور آئی ہے	89
36	ہم مجُوسی ہیں تین مشرِق کے	90
37	کہہ رہا ہے کلامِ پاک سُنو	91

حُسنِ ترتیب

نیا سال

38 نئے سال کا جشن مِل کر منائیں 94

39 سال نیا یہ آپ خُدا نے بخشا ہے 96

روزے اور دُکھ

40 راکھ کا بُدھ ہے آیا راکھ لگائیں (راکھ کا بُدھ) 98

41 کام جِتنے ہیں راستی کے سُنو (راکھ کے بُدھ کی اِنجیل) 99

42 چاہت کی اِنتہا ہے یِسُوع صلیب پر 101

43 وَفا کا رَستہ مسیح نے مُجھے دِکھایا ہے 102

44 راہِ کلور پہ جا رہا ہے مسیح 103

45 سب پاپ دھو گیا ہے سُولی پہ ناصری 105

46 ظُلم کی اِس اِنتہا کو دیکھئے 106

47 بوجھ سُولی کا کِتنا بھاری ہے 107

48 غماں والی شام کیتا دِل تارتارا اے 108

49 درد و غم سے کب ڈرا ہے المسیح 109

50 جان اپنی لُٹائی سُولی پر 110

51 پاس آتے ہیں مسیحا کے جو غم کے مارے 111

52 خُون میں ڈُوبی ہوئی ہے کلوری کی داستاں 112

53 شِفا مِلی ہے مسیحا کے مار کھانے سے 113

54 بیٹے کے غم میں دیکھو کیسے نِڈھال مریم 114

55	سب کو مِلی حیات ہے تیری صلِیب سے	115
56	سَر پر راکھ لگاؤ دِن ہیں روزوں کے	116
57	رُت غماں تے مُصیبتاں دی آئی	118
58	جِندڑی نمانی اَج ہوئی لِیر و لیر وے	120
59	دِیپ جِس کا کلوری پر جلتا ہے	121
60	مُعاف کر دے خُدایا جو کر رہے ہیں خطا (پہلا صلیبی کلمہ)	122
61	تُو بھی میرے ساتھ ہو گا آج ہی فِردوس میں (دُوسرا صلیبی کلمہ)	123
62	یاد رکھنا مُجھے اے میرے خُدا (دُوسرا صلِیبی کلمہ)	124
63	خُداوند یِسُوع مسیح کے "صلیبی سفر" کے چودہ مقام	126
64	بخش دے اَے خُدا تُو اِن سب کو (سات صلیبی کلمات)	129
65	گھر ہے میرا فقط دُعا کا گھر (روزوں کے تیسرے اِتوار کی اِنجیل)	131

ایسٹر

66	گور کا خالی ہونا ہم سے کہتا ہے	134
67	پُھوٹے ہیں پھر شگُوفے ہر سُو بہار آئی	135
68	خِزاں کا موسم گُزر گیا ہے بہار آئی	136
69	رنگوں کی برسات ہے یِسُوع جی اُٹھا	137
70	قبر میں سے اُٹھ کے میرے ناصری	138
71	ربّ دی قُدرت غالِب آئی	139

مقدسہ مریم

72	ماں مریم دے دَر تے چلیئے کٹھّے ہو کے سارے	142
73	میرے دِن دا سُورج مریم میری رات دا تارا	143
74	لاٹاں مارے ماں مریم دے سِر تے تاج نُورانی	144
75	خالق خُدا نے دی ہے مریم کی روزری	145
76	ماں مریم دے سِر تے ربّ نے سوہنا تاج سجایا	146
77	تاج عقیدت والا تیرے سر پہ سجاتے ہیں	147
78	فاطمہ پر اوتارہے تیرا ماں مریم	148
79	خُدا کی ماں، ہماری ماں، سلام ہو، کنواری ماں	150
80	پاک ماں مریم خُدا کی والِدہ	152
81	کِتنا پیارا نام ہے مریم	154

جنازہ

82	خُدائے قادِر کے ہاتھ میں ہے	156
83	زِندگی تو عطائے ربّی ہے	157
84	ہر ایک چیز کا ہے وقت راز پاؤ تُم	159

شادی بیاہ

85	جِن کو جوڑا خُدائے قادِر نے	162
86	خُوشیوں کا دِن ہے آیا خُوشیاں سبھی منائیں	163
87	تُم کو شادی مُبارک خُدا میں چلو	164

88	شادی کا دِن ہے آیا	165

مُتفرِقات

89	خُوں کے رِشتے بڑے ہی پیارے ہیں	168
90	سارے جہاں کا بادشاہ آتا ہے دیکھئے (یِسُوع بادشاہ کی عِید)	170
91	میرے سرتے گُنا ہواں داسی بھار	172
92	میری سِپر میری ڈھال	173
93	میرا خُدا چوپان ہے اب مُجھ کو ڈر نہیں	175
94	المسیح سے جو بات ہوجائے	176
95	عظیم خادِم، اے پیارے بشپ، تُو دردو غم میں بھی مُسکرایا	178
96	مَیں ہُوں شا کرترا اے پاک خُدا (کاہنانہ مخصُوصِیت)	179
97	مبارک ہو، مبارک ہو، خُدا کے پاک کاہن کو	181
98	حیاتی میں ہمیشہ ہی ڈگر سیدھی جو رکھتے ہیں	182
99	جو دُنیا میں خُدائے پاک کے سائے میں چلتے ہیں	183
100	میری اُمت کو تُم تسلّی دو	184
101	مَیں زَبانیں فرشتوں کی بولُوں	185
102	مَیں زَبانیں فرشتوں کی بولُوں اگر	189
103	ہر دَرد کی دَوا ہے، یِسُوع کا پاک دِل	191
104	باپ جو دیتا ہے مُجھ کو پاس میرے آئے گا	192
105	ہم بھروسہ خُدا پہ کرتے ہیں	193

106 مَیں یُوحنا ہوں اِصطباغی ہوں 194

107 جُوبلی تیری پاک حُضُوری میں ہم لوگ مناتے ہیں 196

108 زِندگی کے خُدا رحم اپنا دِکھا 197

109 تُو وسِیلہ چُنا ہُوا ہے مِرا 198

110 تُو یُوسُف ہے پیارا خُدا کا ولی 200

111 چمکتے سِتارے ہیں سارے مُقدس 202

112 خُدا کا مِل کے ہیں شُکر کرتے 203

113 تِری آغوش ماں اور سب دُعائیں یاد آتی ہیں 204

114 مُقدسہ کیتھرین تیری وفاداری پہ ہم وَاری 205

115 شُکرگُزاری کرتے جائیں 206

116 تُو نے چُھو کر کیا بحال مُجھے 208

117 بھیڑ اُس کی ہُوں وہ ہے چرواہا 209

118 راتوں میں روشنی ہے 210

119 مِرے مالِک خُداوند خُدایا 212

120 جِندڑی چار دِناں دا میلہ اے 214

121 جان و دِل تُجھ پہ ہی نِثار کروں 215

122 ایسا ہم اِتحاد بنائیں (کلیسیائی اتحاد کا ہفتہ) 216

123 زِندگی کا پاسباں ہے ناصری 218

124 یِسُوع ناصری دے گیت مَیں گاواں 219

125	دَرد سے خالی کون ہے ساری دُنیا میں	221
126	تُم خُداوند میں سَب سدا خُوش رہو	223
127	تیرے وعدوں پہ اِعتبار کروں	224
128	میرے پیارے خُدا (تنگی کے وقت خُدا سے رحم کی دُعا)	225
129	مسیح پہ لاتے ہیں ایمان جو زمانے میں (دوسرا صلیبی کلمہ)	226
130	مَیں تُمہارا خُدا اےَ قادِر ہوں	227
131	جلیل کے ناصرت سے آ کر	229
132	تیرے الطار کو سجاتے ہیں (نذرانہ)	231
133	سب ناموں سے اعلیٰ نام ہے یِسُوع کا	232

لطوریائی دُنیا میں قابلِ فخر اِضافہ

تیرے کرشمے ہیں یہ، اے ذاتِ باری تعالیٰ کہ تُو انسان کو فہم و فراست کی اُس کہکشاں میں لے آتا ہے۔ جہاں تیری حمد سرائی لازِم ہو جاتی ہے، ایک عزم بن جاتی ہے بلکہ ایک جذبہ بن کر برق و رعد کی طرح اُفق کے ایک سِرے سے شروع ہو کر دوسرے سِرے تک جا پہنچتی ہے۔ اِنسان خُوش اَلحانی کی اُس نہج پر آ جاتا ہے کہ اے مولا کریم بے اختیار تیرے گیت گانے لگتا ہے۔ تیرے عجائبات اور کرِشمہ سازی اِنسان کو صرف حیرتوں ہی میں مُبتِلا نہیں کرتی بلکہ اُس کا وجود نغمہ زَن ہونے لگتا ہے۔

یہ بشری سوچ کا اولین اور فروزاں پہلو ہے کہ وہ تیرے گُن گاتا ہے۔ اُس کا قلم ایک بہتی ہوئی ندی کی مانِند تیری آرزو اور تعریف کی سَمت رواں دواں ہو جاتا ہے۔ یا رب! تُو میرا خالِق اور داتا اور ہم تیرے عابِد اور ساجِد۔ تُو کہکشاؤں اور کائناتوں سے بھی قوی تَر ہے۔ یہ سُورج اور سِتارے، چاند اور سیّارے سب کے سب تیرے گِرد گھُوم رہے ہیں۔ فرشتے سجدہ

ریز اور سیرافین نغمہ سرا ہیں۔ ایک درخشاں ستارہ، محترم فادر آمانی کی صُورت میں اپنی روشنی اور حرارت تیرے جلال کے لئے دُنیا میں بانٹ رہا ہے۔ اُس کا ہر لفظ تیرے نُور میں دھُلا ہوا ہے۔ ہر سِتارے کی روشنی اُس کی اپنی ہوتی ہے۔ یہ سِتاروں کی پہچان ہوتی ہے کہ وہ روشنی کہیں سے اُدھار نہیں لیتے، خُود اپنا راستہ بناتے اور اپنے محوّر کے گِرد گھُومتے ہیں۔

گیت ایک ذریعہ ہے،

اپنے جذبات اور محسوسات کے اِظہار کا۔ حقیقی گیت قوی اور دِل گُداز ہوتا ہے۔ گیت ذہن و دِل کے سنجوگ کی اِیجاد ہے۔ یہ رُوح کی غِذا تو ہوتا ہی ہے لیکن جِسم کو بھی کیف و مستی سے سَرشار کرتا ہے۔ اُسے رقص کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ گیت اِنسان کو مدہوش، مخمور اور گرمجوش بنا دیتا ہے۔ اُسے ولولہ اور جنون عطا کرتا ہے۔ اب اُس مُصنف کا مقام دیکھئے جو عرفان و وجدان کی بُلندیوں پر پہنچ کر حِکمت و فراست کی سوغات لاتا اور سارے عالم میں بانٹتا ہے۔ اِس طرح وہ سب کے دل و دماغ کو گرماتا ہے۔ پیارے فادر عمانوئیل نذیر آمانی بلندی پر محوِ پرواز ہیں۔ روحانیت، اِنسانیت، طمانیت، ریختہ، موسیقی اور آگہی سَب کچھ اُن کی دَسترس میں ہے۔ اِس کتاب میں وہ دِل کے تاروں کو چھُو رہے ہیں۔ وہ محبّت کے مُسافِر، امن کے سفیر اور نویدِ مسرّت کے پیامبر ہیں۔ اُنہوں نے دوسو سے زیادہ نغمات تحریر کر کے ہمیں عُمدہ تحفہ پیش کیا ہے۔ اُن کے گیتوں میں حضوری کے فرشتوں کے پروں کی جلترنگ سُنائی دے رہی ہے۔

گائیں تیری ثنا:

قُدسی اور انبیاء؛ ارض وسما؛ خلا اور فضا۔ ہر نفس ہر جگہ۔ مزامیر کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مُتنفس خُدا کی حمد کرے۔ اُس کی بزرگی، حشمت اور قُدرت کے باعِث اُس کی حَمد کرے۔ آ کاش، دھرتی اور پاتال میں اُس کی حمد ہو۔ ارغن، جھانج، ستار، ترہی، سارنگی، بربط، خنجری اور گوناگوں سازوں کے

ساتھ خُدا کی حمد ہو۔حمد وثنا کی اِس دھنک میں فادر عمانوئیل نذیر آمانی کا طلعت زیبا چہرہ واضح نظر آرہا ہے۔وہ حامِد اور ثنا کر رہیں:

تُو نے چھُو کر کیا بحال مُجھے
کوئی بھی اب نہیں ملال مُجھے

محترم فادر عمانوئیل نذیر آمانی کی اِس تازہ تصنیف ''تِرے گیت گائیں'' کے بطن میں سب سے پیشتر لطوریائی گیت ہیں۔ یہ سَب اَقدس یُوخرست کی ترتیب اور نِسبت سے ہیں۔ یہ بات اِس امر کی جانب اِشارہ کرتی ہے کہ اُنہیں پاک یُوخرست سے کِس قدر مَحبّت اور عقِیدت ہے۔ جہاں جہاں یہ گیت گائے جائیں گے فادر مانی کی یاد اور الفاظ کی بازگشت سُنائی دیتی رہے گی۔ پاک یُوخرست کی عِبادت کا نقش ورنگ باقی تمام عِبادات سے مُنفرِد اور مُمتاز ہوتا ہے۔ عِبادت کے تمام مَراحِل کو بڑے اِحسن طریقے سے ایک مالا میں پَرویا گیا ہے۔ داد دینا پڑے گی اِس ہونہار شاعر کو۔ یہ تمام گیت لطوریائی دُنیا میں ایک قابلِ فخر اضافہ ہوں گے۔

مزید برآں، اِس کتاب میں عِبادتی (لطوریائی) سال کے تمام موسم جلوہ گر ہیں۔ آمد، کرسمس، اَیامِ صیّام، عیدِ پاشکا اور سب بڑی بڑی عِیدوں کے مِزاج اور تقاضے کے مطابق گیت موجود ہیں۔ تمام گیت خُوب صُورت شاعری سے مزّین ہیں۔ مُقدسہ مریم سے مسیحیوں کی عقِیدت رَسُولی زمانے سے لے کر آج تک دائم و قائم ہے۔ وہ ایک شفیق ماں، نادِر مِثال اور قابلِ اِعتماد سہارا ہے۔ مُقدسہ مریم سے اپنا رِشتہ واضح کرنے کے لئے وہ کِسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اپنے طِفلانہ اِظہارِ مَحبّت میں وہ نابغۂ روزگار بن گئے ہیں۔ اِس کے علاوہ مُقدس یُوسف اور دیگر مقدسین سے اُن کی عقیدت کِسی سے ڈھکی چُھپی نہیں۔

اِس کِتاب کی افادیت اِس امر سے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اِس میں تمام ساکرامنٹس،

جنازہ اور شادی بیاہ کے گیت بھی شامل کئے گئے ہیں۔ بہت سے موضوعات پر ایمان افروز گیت لِکھے گئے ہیں۔ گویا مسیحی گیتوں کا ایک چھوٹا سا اِنسائیکلو پیڈیا پیش کر دیا گیا ہے۔ اِس کتاب میں انبیاء کے صحائف، رَسولوں کے فرمودات، مُقدسین کی شہادت، اِبتدائی مسیحی نعرے، بین الاقوامی تہوار، عیدیں اور اِنجیلی اِقدار کے روشن چاند دمک رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اُنہوں نے صلیبی راستے کے چودہ مقامات کو بھی بھرپور طریقے سے پیش کیا ہے۔

محترم فادر عمانوئیل نذیر مانی کو ہمارے خداوند یسوعؑ مسیح کی جلالی اور لافانی ہستی بہت پر جُوش بناتی ہے۔ وہ یِسُوع کی مَحبّت کے بحرِ عمیق میں گُم ہو چُکے ہیں۔ یِسُوع کی تعریف میں لِکھے گئے کُچھ گیت ضَرب المثَل بن جائیں گے۔ گیتوں کے لئے اُن کے چُنیدہ الفاظ، اُن کی بندش، ریختہ گری اور اُسلوبِ بیاں کو دیکھ کر دِل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ درحقیقت وہ فریدِ عصر ہیں۔ وہ خُدا کے پُرشوق پرستار ہیں۔ اپنے زورِ قلم سے دوسروں کو بھی جان نثاری کی دعوت دیتے ہیں۔

اُنہیں دُعائیں دینے کو جی چاہتا ہے۔

اُن کے لئے برکات چاہنے کو دِل بے تاب ہے۔

اُنہیں پیار کرنے کے علاوہ اِنسان اُور کچھ نہیں کرسکتا۔

جو کوئی بے قرار آیا ہے
اُس نے تُجھ میں قرار پایا ہے
اُس نے پھر تیرے گیت گائے ہیں

پیارے فادر مانی نے دوسو سے بھی اُوپر گیت لکھ ڈالے ہیں۔ ہر موضوع، ہر موقع اور ہر تقاضے کو مدِ نظر رکھا ہے۔ عرفانی نغمات پر مبنی ایک چھوٹی سی تفویض زمانے کے سامنے پیش کر

دی ہے۔ یہ ایک مُعتبر دستاویز ہے۔ گیت دو زبانوں میں تحریر کئے گئے ہیں۔ کِتاب کے فرہنگ میں الٰہیات کے تمام موضوعات مثلاً اِیمان، اُمید، پیار، تسلّی، روشنی، نَجات، فضل، برکت، شِفا، قُربانی، خُوشی، زِندگی، اَمن، فِدیہ، شُکرگزاری، دُعا، سجدہ، حمد، ہیکل، نُور، ابدیت، بادشاہی، چوپان، نعمِ روحانی کے علاوہ ارمغانِ رُوح القدس بھی موجود ہیں۔ وہ یِسُوع کے سچے شاگرد ہیں۔

میری سِپر میری ڈھال
میرا یِسُوع میرے نال

محترم فادر عمانوئیل نذیر ؔمانی آپ کا درج ذیل شعر لاکھوں اشعار پہ بھاری ہے۔ آج بھی لاکھوں اِنسان سُوئے کلوری رواں دواں ہیں۔

بوجھ سُولی کا بہت بھاری ہے
ابنِ مریم کا سفر جاری ہے

نیازمند

فادر پرویز عمانوئیل

فیصل آباد، پاکستان

اِلہیاتی گہرائی اور شعری نزاکت

فادر عمانوئیل نذیر مانی کے گیتوں کا مَجمُوعہ ''ترے گیت گائیں'' کا مسودہ پڑھتے وقت خیال آیا کہ قدیم تہذیبوں کی بُنیاد مذہب، اَساطیر اور مافوق الفطرت مظاہر کے علاوہ ماورائی قوتوں پر ہوتی تھی۔ بلکہ آج بھی مشرقی معاشروں میں مذہب کا گہرا عمل دخل ہے۔ لہٰذا قیاس یہ ہے کہ اِنسان کی مذہبی جمالیاتی حِس نے پہلے پہل مذہبی شاعری، موسیقی اور دلکش مذہبی رسوم و رِواج میں اِظہار پایا۔ چونکہ شاعرانہ تخلیق کا عمل ہمیشہ سے میکانکی کے بجائے حیاتیاتی رہا ہے، اور اِنسانی فِکر ہمیشہ اِرتقاء پذیر رہی ہے، اِس لئے ہر فنِ لطیف نے اپنی قدیم رِوایت سے پیوستہ رہتے ہوئے اپنی ہُیئت اور مواد میں نئے اِضافے کئے۔ یہاں یہ جملہ ہائے معترضہ یوں در آئے کہ مَیں نے فادر مآنی کو اُن کے شعری سفر میں رِوایت، جدیدیت اور مابعد جدیدیت کے فِکری دھاروں کو باہم مربوط کرتے ہوئے محسوس کیا ہے۔ گویا اُنہوں نے مسیحی گیت نِگاری میں بھی رِوایت کو نہ صرف آگے بڑھایا بلکہ اسے نئے زاویے اور آہنگ دیے ہیں۔

اب قِصّہ یُوں ہے کہ مسیحی گیت نِگاری نے، بطور ایک فن،کلیسیا کی اِبتدائی زِندگی میں جنم لیا۔گو اِس کی جڑیں بنی اِسرائیل کے زبوروں اور نئے عہد نامے کے گیتوں میں ہیں۔ (لوقا 1۔2؛فلپیوں 2:6۔11"۔۔۔اور خُدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اِقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔") دوسری، تیسری اور چوتھی صدی میں یونانی، سُریانی اور لاطینی زبانوں میں اصل مسیحی شاعری یا گیت سامنے آئے۔جِن میں شام کے مقدس افراہیم اور میلان کے مقدس امبروز جیسے بزرگوں نے مقدس گیتوں کی الہیاتی اورفنکارانہ صورت گری کی۔

صدیوں کے دوران، مسیحی گیتوں نے مختلف تہذیبی اور موسیقیاتی پس منظر میں ترقی کی۔ مثلاً ابتدائی قرونِ وسطیٰ میں عبادتوں کے دوران گریگورین لحن (Gregorian Chants) گُونجے،قرون وسطیٰ میں بحر، وزن اور موسیقی سے سجے گیت اُبھرے، یورپ کے آواخر قرون وسطیٰ میں عوامی زبان میں کرسمس کیرلز اور حمدیہ گیتوں نے رِواج پایا اور بعد ازاں ٹرینٹ کونسل (1545۔1563) کے بعدلطور یائی گیتوں کی نئ ترتیب وتشکیل سامنے آئی۔ تاہم مسیحی گیتوں کی روایت میں نئے اِضافوں اور تبدیلیوں کے ہنگام ایک اُصول بدستور قائم رہا۔یعنی گیت عِبادت کا حِصہ ہیں جو ہر دَور میں لطور یائی سال کے دوران منائے جانے والے مسیحی ایمان کے بھیدوں کو شعری آہنگ عطا کرتے ہیں۔ آج بھی کلیسیا اِس شاندار رُوحانی وِرثے سے فیض یاب ہوتی ہے۔

۔۔۔اور اِسی قدیم اور محترم روایت میں، فادر مانی کے زیرِنظر گیت اپنا مقام پاتے ہیں۔گویا مسیحی گیت نِگاری میں فادر آمانی کا کام اِسی معزز رِوایت کا تسلسُل ہے۔ یادش بخیر، 1992۔1996 کے دوران فادر مانی کرائسٹ دی کنگ سیمنری میں میرے طالب علم تھے، جب وہ کیپوچن ہاؤس میں کاہنانہ تعلیم وتربیت حاصل کررہے تھے۔تب بھی اُن کی علمی ذہانت

نمایاں تھی، نہ صرف الہیات اور فلسفہ میں، بلکہ شاعری اور ادب سے ان کی گہری مَحبّت میں بھی۔ زبان، آہنگ و پیکر کے حوالے سے ان کی نازُک حِس اُنہیں اِس بات کے شعور تک لاتی تھی کہ شعری حسن ایمان کی خدمت کیسے کرتا ہے۔یعنی اُن کے اندر ایک ایسی صلاحیت موجود تھی جو جمالیات اور ایمان کے باہمی تعلق کو محسوس کرسکتی ہے۔لہذا ٹھیٹھ فرانسسکن روحانی مثالوں کے جلو میں، ''ترِے گیت گائیں'' میں شامِل تمام گیت فادر ماؔنی کی پاسبانی فِکر اور فنکارانہ مہارت دونوں کی عکاسی کرتے ہیں۔

زیرِ نظر مسیحی گیتوں کے مجموعے میں داخِلہ کے گیت، پاک کلام کے گیت، پاک شراکت کے گیت، آمد اور کرسمس کے گیت، نئے سال کے گیت، روزوں اور دُکھوں کے گیت، ایسٹر کے گیت، مقدسہ مریم کے گیت، جنازے کے گیت، شادی بیاہ کے گیت، اور مُتفرِق موضوعات پر گیت شامِل ہیں۔اِن تمام گیتوں میں فادر مانی اپنی برسوں کی دُعا، مطالعے اور فنی خِدمت کا ثمر پیش کرتے ہیں۔ ہر گیت میں الہیاتی گہرائی اور شعری نزاکت جھلکتی ہے، جو مومنین کو دعوت دیتی ہے کہ وہ سال بھر میں منائے جانے والے مسیحی بھیدوں میں مزید گہرائی سے داخِل ہوں۔ فادر مانی کا یہ تخلیقی کام صرف ایک فنکارانہ کامیابی ہی نہیں، بلکہ کلیسیا کے لئے ایک پاسبانی تحفہ بھی ہے، جو انفرادی و اجتماعی عِبادات اور ذاتی مذہبی عقیدت دونوں کو جلا بخشے گا۔

قدیم مسیحی گیت نِگاری کے مقصد (یعنی الہیاتی گہرائی کے ساتھ شعری اُسلوب میں مسیحی ایمان اور عقیدت کا اِظہار کرنا) سے فیض یاب ہوکر، فادر ماؔنی نے عصرِ حاضر کی کلیسیا کو گیتوں کا ایسا ذخیرہ فراہم کیا ہے جو روایت کے ساتھ وفادار بھی ہے اور اپنی آواز میں تازہ بھی۔ میری دعا ہے کہ مسیحی گیتوں کا یہ مجمُوعہ ''ترِے گیت گائیں'' اہلِ ایمان کو عِبادتی سال کے مختلف اَدوار میں زیادہ گہرائی سے شامل ہونے کی ترغیب دے، اور فادر ماؔنی کے گیت مسیحی عِبادت کے

پائیدار اِظہارات میں اپنا مقام پیدا کریں۔

مَیں فادر مآنی کو اِس شاندار ادبی اور رُوحانی کاوش پر مُبارکباد پیش کرتا ہوں، اُن کے گیت ایک طویل اور عظیم رِوایت کا حِصّہ ہیں، مگر اِن میں اُن کی وہ منفرد آواز اور اُسلوب شامِل ہے، جو کلامِ مقدس میں پیوست، لطوریائی حُسن میں ڈھلی ہوئی اور ہمارے مسیحی ایمان کی لازوال خُوبصورتی سے آراستہ ہے۔ میری دُعا ہے کہ یہ کتاب بہت سوں کے ہاتھوں اور دِلوں تک پہنچے، اور اُن میں خُدا کے بھیدوں، ہمارے نجات دہندہ مسیح یِسُوع اور مُقدسہ مریم کے لئے وہی مَحبّت پیدا کرے، جِس نے اِبتدائی کلیسیا کے گیتوں کو مہمیز دی تھی۔

حمید ہنری
سر سید یونیورسٹی، کراچی
20۔اگست2025

اکیسویں صدی کا مُنفرِد لطور یائی شاعر

مئی 2022 میں فادر عمانوئیل نذیر مانی اور مَیں نے لطور یائی موسیقی پر باقاعدہ کام کا آغاز کیا۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ تمام اہم لطور یائی موضوعات پر گیت لکھے جائیں، اُن کی دُھنیں بنائی جائیں اور پھر اُنہیں گا کر سوشل میڈیا پر شائع کیا جائے تاکہ مسیحی مومنین اِن سے فیض یاب ہوسکیں۔

فادر مانی ایک ہمہ گیر اور کُہنہ مشق شاعر ہیں، جو مختلف موضوعات پر نہایت مہارت سے گیت تخلیق کرتے ہیں۔ انہوں نے رِوایتی لطور یائی گیتوں کے ساتھ ساتھ سماجی اور عصری موضوعات پر بھی گیت تخلیق کیے ہیں۔ مِثال کے طور پر، پاکستان کے یومِ آزادی کے موقع پر فادر مانی نے ایک نہایت دِلکش گیت لکھا:

بخت تُو نے ہمارے سنوارے وطن

میرے پیارے وطن، میرے پیارے وطن

چند دن قبل فادر مانی نے مُجھے فون کیا اور کہا کہ وہ آزادی پر ایک نیا گیت لِکھ چُکے ہیں۔ جیسے ہی اُنہوں نے مُکھڑا سُنایا، مَیں نے اُسی وقت اُس کی دُھن گنگنانا شروع کر دی۔ فادر مانی کو یہ دُھن بہت پسند آئی اور انہوں نے کہا کہ فوراً فون بند کر کے اِسے محفوظ کر لیں تا کہ طرز کہیں بُھول نہ جائے۔ مَیں نے دُھن ریکارڈ کر لی اور یوں یہ گیت آزادی کے دِن ریلیز ہوا۔

اِسی طرح جڑانوالہ کے المناک واقعے پر، جہاں مسیحیوں کی بستی اور گرجا گھر جلائے گئے، فادر مانی نے ایک دِلخراش گیت لِکھا جِسے گایا گیا اور سوشل میڈیا پر پیش کیا گیا۔ عوام نے اِسے بے حد پسند کیا۔ اِس کے بول تھے:

یہ لوگ ہم کو ستا رہے ہیں
خُدا کے گھر کو جلا رہے ہیں

اِسی طرح جب پوپ فرانسس علیل ہوئے تو مَیں نے فادر مانی سے درخواست کی کہ شِفا کے موضوع پر ایک گیت لکھیں تا کہ ان کی صحت یابی کے لیے دُعا کی جا سکے۔ اگلے ہی دِن فادر موصوف نے گیت لکھ کر بھیج دیا، مَیں نے دُھن تیار کی اور اِسے شائع کیا۔ اِس کے بول کچھ یوں تھے:

زِندگی کے خُدا رحم اپنا دِکھا
ہاتھ اپنا بڑھا اے شِفا کے خُدا

اِسی سال کے آغاز میں جب کیلیفورنیا آگ کی لپیٹ میں تھا تو ہم نے فیصلہ کیا کہ اُن متاثرین کے لیے بھی ایک گیت تیار کیا جائے۔ فادر مانی نے گیت لکھا، مَیں نے دُھن بنائی اور چند دِنوں میں ریکارڈ کر کے ریلیز کیا۔ عوام نے اِسے بھی بے حد سراہا۔ اِس کے بول تھے:

یا ربّ اپنا رحم دکھا

جلتے شہر کو آپ بچا

اِسی طرح ہم نے نئے سال کے لیے بھی ایک خصوصی گیت تیار کیا جِس کے بول تھے:

شُکر گزاری کرتے جائیں

کثرت سے ہم برکت پائیں

یہ گیت بھی لوگوں کو بہت پسند آیا۔

چند ماہ قبل، روزوں سے پہلے، ہم نے سوچا کہ سات صلیبی کلمات اور صلیبی راستے کے چودہ مقامات کو بھی گایا جائے۔ اگرچہ میری صحت کچھ کمزور تھی، مگر مسیح یسوع کے بھروسے پر ہم نے یہ کام کیا۔ فادر آمانی نے سات صلیبی کلمات اور چودہ مقامات لکھے، مَیں نے اُنہیں عقیدت سے کمپوز کیا اور گایا۔ یہ تخلیق منفرد تھی کیونکہ اِس سے قبل اِس موضوع پر صرف فادر لباریوس آزاد کے لکھے ہوئے گیت ہی گائے جاتے تھے۔ عوام نے اس نئے کام کو بے حد پذیرائی بخشی۔

ایک دِن مَیں نے فادر آمانی کو بتایا کہ برسوں سے میرے ذہن میں ایک دُھن گھوم رہی ہے مگر اِس پر کوئی موزوں شاعری نہیں ملی۔ چند گھنٹوں میں فادر آمانی نے ایک حسین گیت لکھ کر بھیج دیا۔ اِس کے بول تھے:

میری سِپر ، میری ڈھال

میرا یِسُوع ، میرے نال

یہ گیت ہمارے لیے ذاتی طور پر بھی بڑی تسلّی کا باعِث ہے۔ جب بھی میں بیمار ہوتا ہوں یا کسی مسئلے سے دوچار ہوتا ہوں، مَیں یہ گیت سنتا ہوں۔

فادر آمانی گیت نِگاری میں اِس لئے مُنفرِد ہیں کہ اِن کا پس منظر تھیولوجیکل ہے۔ اِن

کے ایمان، علم، تجربے اور لگن سے ہر گیت میں معنویت اور روحانی رنگ بھر جاتا ہے۔ میرے لیے یہ اعزاز کی بات ہے کہ مُجھے فادر مانی کے گیت کمپوز کرنے اور گانے کا موقع مِلا۔

فادر مآنی نہ صرف ایک پُرعزم شاعر بلکہ بہترین تخلیق کار اور ٹیم پلیئر بھی ہیں۔ اُن کی تخلیقی رفتار بہت تیز ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ تیزی کے باوجود معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوتا۔ اُنہیں علمِ عروض پر خاص مہارت حاصِل ہے، اِس لئے اُن کے گیتوں پر دُھن بنانا مُشکل نہیں ہوتا۔ اُن کے کلام کو دیکھتے ہی دُھن ذہن میں اُتر آتی ہے۔ بالکل ویسے ہی جیسے مائیکل اینجلو کہا کرتے تھے کہ اُنہیں پتھر کے اندر چُھپی مُورتی دِکھائی دیتی ہے، اِسی طرح فادر مآنی کے گیتوں میں دھن پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے۔

مَیں فادر عمانوئیل نذیر مآنی کو اُن کی خوبصورت کِتاب ''تِرے گیت گائیں'' کی اِشاعت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دُعا ہے کہ خُدا فادر مآنی کو اپنی برکات سے مالا مال کرے، اُنہیں صحت منداور طویل عمر عطا کرے تاکہ وہ اپنی بامعنی اور روحانی شاعری کے ذریعے کلیسیا کی خِدمت جاری رکھ سکیں۔

نعیم ہیری، امریکہ

عیدِ مقدس برنارڈ

20اگست2025

دوہری عِبادت

"جو گیت گا کر عبادت کرتا ہے، وہ دوہری عبادت کرتا ہے۔" مقدس آگسٹین (پانچویں صدی)

ادب اور رُوحانیت کی دُنیا میں بعض تخلیقات ایسی ہوتی ہیں جو محض اَلفاظ کا مَجمُوعہ نہیں بلکہ روح کی گہرائیوں میں اُترنے والی ایک صَدا ہوتی ہیں۔ فادر عمانوئیل نذیر مانی کا لطوریائی و روحانی گیتوں پر مُشتمل تازہ شعری مَجمُوعہ "تِرے گیت گائیں" بھی ایسا ہی ایک رُوحانی خزانہ ہے، جو اپنے اندر ایمان، مَحبّت، وابستگی اور الٰہی محبت کا بحرِ بیکراں سمیٹے ہوئے ہے۔

1991 میں مسیحی گیتوں پر مبنی میرا مجموعہ کلام "جب ہاتھ اُٹھیں جب ہونٹ کُھلیں" منظرِ عام پر آیا تو اُس وقت عمانوئیل نذیر مآنی میرے ہونہار شاگرد تھے۔ اِس مَجمُوعے نے انہیں متاثر کیا اور وہ اِن گیتوں کی خُوبصورت دُھنیں ترتیب دیتے اور گیت کی صِنف میں طبع آزمائی بھی کرتے تھے۔ یوں اُنہوں نے گیت نِگاری کے میدان میں عملی قدم رکھا اور پھر پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھا۔ دیارِ غیر میں بھی اُن کے دِل میں پاکستانی کلیسیا اور اپنے مسیحی لوگوں کے لیے وِرثہ چھوڑنے کا جذبہ موجزن رہا۔ "تِرے گیت گائیں" انہی عرق ریز شب و روز کی جیتی

جاگتی کہانی ہے۔

''ترے گیت گائیں'' صرف گیت نِگاری نہیں بلکہ ایک فقیری، ایک وابستگی، ایک دعوت اورایک ایسی رُوحانیت ہے جو فادر عمانوئیل نذیر ماؔنی کی ذات سے جُڑی ہوئی ہے۔ یہ دراصل اِنسانی رُوح کی خُدا کے لیے تشنگی اورتڑپ کا اِظہار ہے۔اسی لیے یہ حمدیہ اورثنائیہ پھل ابدتک قائم ودائم رہے گا۔

یہ مَجمُوعہ مسیحی گیت کی اُس عظیم رِوایت کوآگے بڑھانے کا نام ہے جوصدیوں پہلے مہا مسیحی شعراء نے شروع کی تھی، مثلاً: آئی۔ڈی۔شہباز، فادرلباریوس آزاد، جی۔ایم۔فیلیکس قاصرامرتسری، پی۔ڈی۔رافائیل، حمید ہنری، فضل دُکھیا، حزقی ایل سروش، ارنسٹ مل، فادر فرانسیس تنویراورسلیم انجم۔عمانوئیل نذیر ماؔنی کے وجدان میں گیتوں کی مالا میں تنوع پایا جاتا ہے جِس کا واضح ثبوت اُن کی فہرستِ گیت ہے: داخِلہ کے گیت، پاک کلام کے گیت، پاک شراکت کے گیت، آمداورکرسمس کے گیت، نئے سال کے گیت، روزوں کے گیت، ایسٹر کے گیت، مقدسہ مریم کے گیت، جنازہ اورشادی بیاہ کے گیت، اوربیس بائیس مختلف موضوعات پر مبنی متفرق گیت۔

ماؔنی کے قلم نے تقریباً ہرممکنہ موضوع کوچُھوا ہے۔اِس کا مطلب یہ ہُوا کہ اِس مَجمُوعے سے ہرشخص مُستفید ہوسکتا ہے۔یہ گیت ہرچھوٹا بڑا اپنی رُوحانی کیفیت کے مُطابِق اِستعمال کرسکتا ہے کیونکہ یہ عام فہم، سادہ، دِلکش اوررُوح پروراندازمیں صفحۂ قرطاس پربکھیرے گئے ہیں۔

عمانوئیل نذیر مانی ایک کہنہ مشق، پُرمغز اورزودگوشاعر ہیں۔علمِ عروض اور بحورکی سائنس پراُنہیں دسترس حاصِل ہے۔وہ قارئین، سامعین، ناظرین، مغنیوں اورگیت پارٹیوں کے مِزاج اورنفسیات سے بخوبی واقِف ہیں، اِسی لیے اُنہوں نے بالکل اُنہی کے مطابِق گیت

تخلیق کیے ہیں۔ خود بھی وہ نفیس گلوکار، عمدہ طرز نِگار اور قابلِ تعریف ہارمونیم نواز ہیں۔ شاعری اور موسیقی اُن کے رگ و پے میں بسی ہوئی ہے۔ جہاں شاعری اور موسیقی باہم گلے مِلیں، وہاں معجزے اور معرکے رُونما ہوتے ہیں۔

''ترے گیت گائیں'' کا ایک نُمایاں اِمتیاز یہ ہے کہ یہ گیت کلیسیا کے پُورے لطوریائی سال کا احاطہ کرتے ہیں۔ یُوخرست کی اَقدس قُربانی کے ہر حِصّے سے لے کر مذہبی اور عملی زندگی کے ہر پہلو تک اُن کے قلم کا جادو بولتا ہے۔ اِن کے گیت بائبل مقدس کے گہرے اور باقاعدہ مطالعے کا آئینہ دار ہیں۔ کئی نثری متون کو بھی انہوں نے گیتوں میں ڈھالا ہے جو نہایت مُشکِل اور عرق ریز فن ہے۔ تھیالوجی، علم المسیح اور علم المریم کا وسیع مطالعہ اُنہیں گیتوں کو درست سَمت دینے میں رہنمائی کرتا ہے۔

زیرِ نظر تصنیف میں ایک سو تینتیس خُوبصورت اور دِل نواز گیت شامل ہیں جو دو سو پینتیس صفحات کی زِینت ہیں۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ مَجمُوعہ فقط ایک اِضافہ نہیں بلکہ ایک زرخیز اور انمول وِرثہ ہے۔ یہ گیتوں کی تسبیح میں ایک اور ناگزیر دانہ ہے جو اپنی مُنفرِد جگہ بنائے گا۔ جب جب یہ گیت گرجا گھروں، رُوحانی محفلوں، کلیسیائی مقابلوں، عیدوں، تہواروں اور یُوخرست کی قُربانی کے مواقع پر گونجیں گے تو رُوح وجد میں آئے گی، خُدا کی طرف اُٹھنے کا جوش اُمڈے گا، زمین امن وسکون کا تجربہ کرے گی اور شاعر کا نام اِن محفلوں میں زندہ و تابندہ رہے گا۔

مُقدس آگسٹین نے پانچویں صدی میں کہا تھا: ''گیت گا کر عبادت کرنا دوہری عبادت ہے۔'' یہی عِبادت آسمانوں پر خُدا کے فرشتگان اور فلکی کلیسیا اَزل سے ابد تک کرتے آرہے ہیں۔ یہ عِبادت خُداوندِ ارض وسما کو پسند ہے۔ لیکن جب یہ دوہری عِبادت عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہوجائے تو سونے پر سہاگہ ہوجاتا ہے۔ پھر یہ عِبادت فضاؤں سے نِکل کر آسمانی کلیسیا

کی عبادت سے ہم آہنگ ہو کر الٰہی اور ابدی تان باندھ دیتی ہے۔

فادر عمانوئیل نذیر مانی کیپوچن ہاؤس لاہور اور کراچی میں میرے شاگردِ رشید اور گہرے دوست رہے ہیں اور یہ دوستی اب بھی قائم ہے۔ ہم انہیں لاڈ پیار سے ''مانی'' کہہ کر پُکارتے تھے۔ مَیں گواہ ہوں کہ اُنہوں نے تحریری میدان میں بڑی مشقت کی ہے اور آج بھی آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میرا دل شادمان ہے، میری روح سَرشار ہے اور لبوں پر دعائے مسنون جاری ہے۔

مانی بھائی! مُجھ سمیت بے شمار لوگوں کی نیک تمنائیں اور دُعائیں آپ کے ساتھ ہیں کیونکہ یہ مَجموعہ آپ کے سچے اور خالِص جذبات کا اِظہار ہے۔ گیت لِکھنا آسان نہیں، مگر خُداوند علیم نے یہ خِدمت آپ سے لی ہے۔ اُس کا نام ابد تک مبارک ہو! وہ آپ کو برکت دے تاکہ آپ مُسلسل خُداوند کے حضور یہ ''دوہری عبادت'' گُزارتے رہیں۔

اِس پُرمسرت موقع پر میری اور میری اہلیہ جولیانا سلیم کی طرف سے آپ اور آپ کی شریکِ حیات فوزیہ عمانوئیل کو گُل ہائے عقیدت پیش ہیں۔ مانی بھائی! آپ صرف عمانوئیل نذیر نہیں بلکہ آج سے عمانوئیل نظیر بھی ہیں۔

دُعاگو اور خیر خواہ

سلیم انجم

حیدرآباد، پاکستان

22 اگست 2025

گیتوں کی اُڑان

’’خُداوند کے لیے نیا گیت گاؤ، کیونکہ اُس نے عجیب کام کیے ہیں۔‘‘(زبور 1:98)
خُداوند کی حمد و ثنا وہ زبان ہے جو اِنسان کو زمین کی محدودیت سے نِکال کر آسمان کی وسعتوں تک لے جاتی ہے۔ گیت اور زبور کلیسیائی عِبادت کا وہ حصّہ ہیں جو رُوح کو تازگی بخشتے ہیں اور دِل کو اِس یقین میں مضبوط کرتے ہیں کہ ہم سب خُدا کی حضوری میں ایک ہی خاندان کی مانند ہیں۔

اِس مجموعے کا نام ’’تِرے گیت گائیں‘‘ دراصل ایک دُعا اور عہد ہے۔ یہ نام اِس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ ہمارا ہر گیت، ہر نغمہ، اور ہر دُعا صرف اور صرف خُداوند کے لیے ہے۔ کلیسیائی گیت اِنسانی خُوشی یا تفریح کے لیے نہیں بلکہ خُدا کی حضوری میں اپنی شُکرگزاری اور عِقیدت پیش کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اِس لیے ’’تِرے گیت گائیں‘‘ ایک دعوت بھی ہے اور ایک پُکار بھی کہ ہم سب مِل کر اپنی آوازوں کو خُداوند کی حضوری میں یکجا کریں اور اُس کے جلال کے

لیے گائیں۔

میری زندگی میں گیت گانے اور سُننے کی مَحبّت بہت اِبتدائی عُمر ہی سے شامِل ہوگئی تھی۔ مُجھے آج بھی یاد ہے کہ جب میں چھٹی جماعت میں ڈسکہ کے ایک پروٹسٹنٹ چرچ گیا، وہاں پہلی بار یہ گیت سُنا: ''جائے کِس کے ہاں بشر، یسوع ہے زندگی''۔ اُس وقت میں شاید گیت کے سب الفاظ پُوری طرح نہ سمجھ سکا لیکن اس کی دُھن اور پیغام نے میری روح پر گہرے نقوش چھوڑ دیے۔ بعد میں عِلم ہوا کہ یہ گیت پاکستان میں ہالینڈ سے فرانسِسکن مِشنری مشہور مسیحی شاعر اور بابائے موسیقی فادر لباریوس آزاد کی تخلیق ہے۔ گویا میری گیت نِگاری کی بُنیاد اُسی دِن میرے دِل میں ڈال دی گئی۔

1988 میں جب مَیں کاہنانہ تعلیم و تربیت کے لیے لاہور سیمنری آیا تو پہلی بار فادر لباریوس آزاد کا نام سُنا۔ انہی دِنوں مُجھے ہارمونیم بجانے کا جنون کی حد تک شوق پیدا ہوا۔ جا مکے چیمہ ہاسٹل میں آغاز ہوا اور پھر سیمنری کا ماحول جہاں فادر فرانسس تنویر جیسے نامور گیت نِگار اور موسیقار ریکٹر تھے یہ شوق جذبے اور کمٹمنٹ میں تبدیل ہوگیا۔ مَیں نے چرچ میں ہارمونیم بجانا شروع کیا، کوائر کے ساتھ گانے لگا اور جلد ہی کوائر انچارج بن گیا۔ نئے گیت سیکھنا اور دوسروں کو سِکھانا میرے لیے عبادت کے مترادِف بن گیا۔

سیمنری کے آخری برسوں میں، مَیں نے فادر لباریوس آزاد پر تحقیق شروع کی۔ اُن کی شخصیت نے مُجھے اتنا مُتاثِر کیا کہ مَیں نے برادر ہوتے ہوئے ہی اُن پر ایک کِتاب ''عالم اور درویش''، لکھی، جو ستمبر 2000 میں شائع ہوئی۔ یہ میری زِندگی کی پہلی کِتاب تھی اور اِس کے پیچھے محرک ایک گیت تھا جِس نے بچپن میں میرے دِل کو چُھو لیا تھا۔

گیت نِگاری کے سفر میں مُجھے پاکستان کے کئی بڑے گیت نِگاروں سے مِلنے اور سیکھنے کا

موقع ملا۔ نامور گیت نِگار جی۔ ایم۔ فیلکس قاصر امرتسری سے ملاقات ڈرگ روڈ کراچی میں اُنکے گھر پر ہوئی اور اُنہوں نے میری کتاب پر دیباچہ بھی لِکھا۔ اُن کا گیت ''وہ مومن مومنِ اعظم نہیں ہے، جو قائلِ عظمتِ مریم نہیں ہے'' میرے ایمان کو ہمیشہ تقویت دیتا رہا۔ گیت نِگار حزقی ایل سروش، محترمہ وکٹوریہ پیڑک صاحبہ، اور محترم سلیم انجم، جن سے میرا استاد اور دوست دونوں کا رشتہ رہا، سب نے اپنے اپنے انداز میں میری سوچ اور ذوق پر اَثر ڈالا۔

کِتاب پر نظرِ ثانی کے لئے میں محترم شہزاد واثق، پروفیسر راغب تحسین، جناب ڈیوڈ پرسی اور جناب سیفی نصرانی صاحب کا بھی بے حد ممنون ہوں جنھوں نے اپنے قیمتی وقت اور آراء سے اِسے مزید نِکھار بخشا۔

سیمنری کے دوران اور بعد میں بھی مَیں نے مختلف مجلّات میں گیت نگاری پر مضامین لکھے۔ گیت میرے نزدیک محض شاعری یا نغمہ نہیں بلکہ ایمان کا زندہ اظہار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں نے گیت لکھنے کے ساتھ ساتھ علمِ عروض بھی سیکھا تا کہ یہ گیت نہ صرف روحانی بلکہ فنی اور ادبی معیار پر پُورے اُتریں۔

یہ میرے لیے باعثِ فخر ہے کہ پاکستان کے نامور گلوکاران جیسے حمیرا چنا، محمد علی، دائم گل، روز میری، نازِش پرویز، ہیری نعیم اور کئی دیگر فنکار میرے گیت گا چکے ہیں۔ اُن کی آواز نے میرے الفاظ کو نئی زندگی دی ہے۔

اِس کتاب کے حوالے سے مَیں شُکر گزار ہوں اپنے محترم اساتذہ اور رفقاء کا۔ فادر پرویز عمانوئیل، جنھوں نے اِس کتاب کے لیے خوبصورت پیش لفظ لکھا۔ جناب حمید ہنری، جنھوں نے مُجھ پر اور میری کتاب پر پرمغز مضمون تحریر کیا۔ محترم سلیم انجم، جنھوں نے اِس خِدمت کے حوالے سے میرے جذبات کو الفاظ بخشے۔ اور بالخصوص میرے دیرینہ دوست اور

امریکہ میں مقیم موسیقار نعیم ہیری کا، جنہوں نے نہ صرف میری حوصلہ افزائی کی بلکہ میرے بیشتر گیتوں کی کمپوزیشن بھی بنائیں اور انہیں اپنی آواز دے کر یوٹیوب پر اپلوڈ کیا۔ وہ اِس کام میں میرے سب سے بڑے ہم سفر رہے ہے۔

میری دُعا ہے کہ یہ مَجموُعہ کلیسیائی جماعت کے لیے روحانی برکت کا وسیلہ بنے، گانے والوں اور سننے والوں کے دِل کی صدا بن کر بخور کے دھویں کی مانند آسمان پر خُداوند کے حضور پہنچے، اور عِبادت کو مزید با مقصد و پُراثر بنائے۔

خُداوند کی تمجید ہمیشہ بلند ہو

اور ہم سب مل کر یہ کہیں:

"تِرے گیت گائیں!"

فادر عمانوئیل نذیر مآنی

انگلینڈ

29 اگست 2025

داخِلہ کے گیت

(1)

تیرے دَر پر دُعا کو آتے ہیں
تیرے آگے ہی سَر جُھکاتے ہیں

بخش دیتا ہے سب خطاؤں کو
سب کی سُنتا ہے تُو دُعاؤں کو
جب ترِے آگے گِڑگِڑاتے ہیں

ہر زَباں گیت تیرے گاتی ہے
چاہے نُوری ہے چاہے خاکی ہے
سب ترِے دَر سے فیض پاتے ہیں

لوگ جب بے قرار آتے ہیں
سب ہی تُجھ میں قرار پاتے ہیں
اور پھِر تیرے گیت گاتے ہیں

(2)

تیرے دَر تے آییٔے یا ربّ
تیریاں صِفتاں گاییٔے یا ربّ

ہر اِک شے دا خالِق تُوں ایں
ہر ذرّے دا مالِک تُوں ایں
تیرا ناں وڈیاییٔے یا ربّ

تیری سب توں شان نِرالی
تیرا رُتبہ سب توں عالی
تینوں سیس نواییٔے یا ربّ

سچّے دِل نال توبہ کر کے
تینوں اپنے من وچ بھر کے
تیتھوں برکت پاییٔے یا ربّ

(3)

تیرے گھر میں سُکون پاتے ہیں
جب بھی ہم تیرے پاس آتے ہیں

پاس تیرے مسیحا آ کر ہم
ساری دُنیا کے سارے رنج و غم
ایک پل میں ہی بھُول جاتے ہیں

سُن کے ہم سارے تیرا پاک کلام
بھُول جاتے ہیں رَنج اور آلام
گیت تیری وفا کے گاتے ہیں

ہم تُجھے پیار اپنا دِکھلانے
لے کے آتے ہیں اپنے نذرانے
جو کہ تیری نذر چڑھاتے ہیں

دیں گواہی تِری زمانے میں
کرکے شِرکت حقیقی کھانے میں
رُوح کی بُھوک ہم مِٹاتے ہیں

(4)

تیری پاک حضُوری میں جب آتے ہیں
سارے اِنساں تُجھ سے برکت پاتے ہیں

تیری ہیکل میں چاہت سے آ کر ہم
اپنی دُنیا کے سارے ہی رَنج اور غم
تیرے قدموں میں مالِک رکھ جاتے ہیں

تیری قُدرت کے اور تیری حشمت کے
تیری رحمت کے اور تیری عظمت کے
گیت خُدایا سارے مِل کر گاتے ہیں

تُو ہے سچّا تیرے وعدے سچّے ہیں
ہم نے وعدے پُورے ہوتے دیکھے ہیں
ساری دُنیا کو ہم یہ جتلاتے ہیں

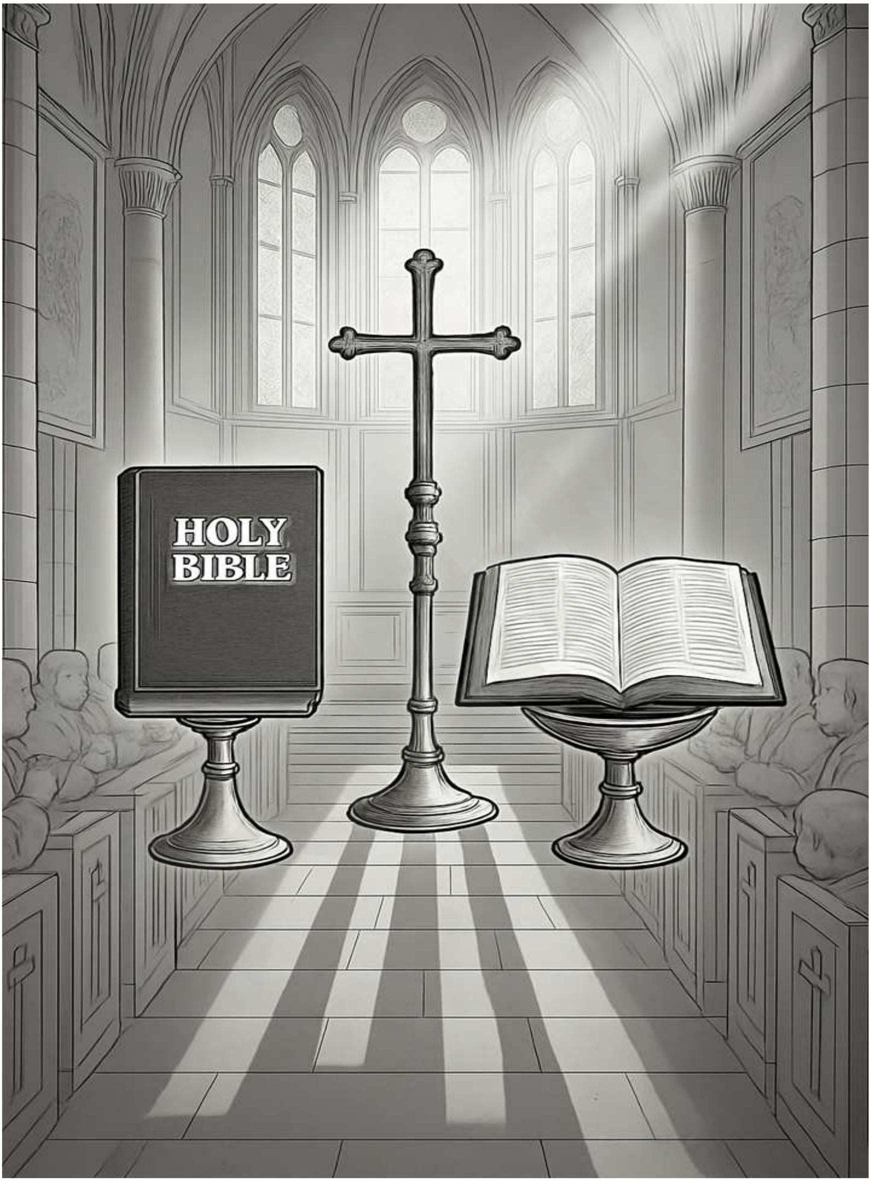

پاک کلام

(5)

ہر شخص کی بقا ہے یسُوؔع ترِا کلام
جلتا ہوا دِیا ہے یسُوؔع ترِا کلام

دُشمن سے بھی کریں ہم اپنوں ہی جیسا پیار
اپنا بنائیں سب کو ہے وقت کی پُکار
پیغام دے رہا ہے یسُوؔع ترِا کلام

تیرے کلام ہی سے روشن نگر نگر
تیرے پیام سے ہے سِیدھی ہر اِک ڈگر
قدموں کی یہ ضیا ہے یسُوؔع ترِا کلام

تیرا کلام سُن کر دِل کو قرار آئے
تیرے کلام پر ہی ہم سب کو پیار آئے
ہر دِل میں بس رہا ہے یسُوؔع ترِا کلام

(6)

ترے کلام کو سُنتے رہیں سُناتے رہیں
ترے کلام سے برکت ہمیشہ پاتے رہیں

ترا کلام چمکتا رہے اَندھیروں میں
ترے کلام کی کِرنوں سے جگمگاتے رہیں

ترے کلام سے ہر شخص ہی ضیا پائے
ہمارا فرض ہے دُنیا کو یہ بتاتے رہیں

ترے کلام سے پھیلائیں نُور دُنیا میں
دیئے وفا کے زمانے میں ہم جلاتے رہیں

ترا کلام کہانی ہے تیری اُلفت کی
کہانی سب کو ہمیشہ یہی سُناتے رہیں

ہمیشہ یاد رہے ہم کو تیری قُربانی
تِری وفا کی صَلِیبوں کو ہم اُٹھاتے رہیں

(7)

کلامِ پاک ہمیشہ اَثر دِکھاتا ہے
نئی حَیات خُدا سے ہمیں دِلاتا ہے

خَزانے بکھرے ہیں اِس میں خُدا کی قُدرت کے
اِسے جو پڑھتا ہے حِکمت خُدا سے پاتا ہے

رکھیں عَدُو سے بھی ہم اپنے جیسی ہی اُلفت
سبھی کے ساتھ چلیں تُو ہمیں سِکھاتا ہے

کلامِ پاک کو سُن کر سکُوں مِلے دِل کو
خُدا کا پیار ہے کیا یہ ہمیں بتاتا ہے

کرے گا دُور زمانے پہ چھائی تاریکی
کلامِ پاک اَندھیروں میں جگمگاتا ہے

یہی کلام چلاتا ہے سِیدھی راہوں پر
ہمیں یہ نُور کے فرزند بھی بناتا ہے

(8)

بائبل کا اِتوار ہے آیا جشن مناؤ سارے
پاس مسیح کے آ کر اُس کی جے جے گاؤ سارے

بائبل ہے اِلہام خُدا کا جو نبیوں نے پایا
خُود خالِق موجود ہے اِس میں ہم کو ہے بتلایا
بائبل پیار خُدا کا اِس سے پیار بڑھاؤ سارے

پاک کلام کِتاب ہے پیاری یسُوؔع نام ہے پیارا
یسُوؔع نام میں قُوّت ہے وہ ربّ کا راج دُلارا
بات یہ حِکمت والی اپنے دِل میں بِٹھاؤ سارے

ربّ کا کلمہ یسُوؔع جو ہے اَلفا اور اَومیگا
دیکھو! سب کو کثرت سے وہ آپ ہے جیون دیتا
اُس کے پاک کلام کی برکت مِل کر پاؤ سارے

(9)

ابدی حَیات کا ہے رَستہ تِرا کلام
تِیرہ شبوں میں ہر پَل جَلتا تِرا کلام

قلب و نظر کی اُس کو مِلتی ہے روشنی
جب بھی ہے کوئی دِل سے ، پڑھتا تِرا کلام

آنکھیں ہیں اپنی روشن ، دُنیا میں اِس لئے
دِل میں ہمیشہ ہم نے ، رکھا تِرا کلام

سُوکھی حَیات کی اِن شاخوں پہ اے خُدا
مِثلِ گُلاب کِھل کر ، مہکا تِرا کلام

دائم ہی ہم نے اِس سے پائی ہے زِندگی
سینے کی بن کے دھڑکن ، دھڑکا تِرا کلام

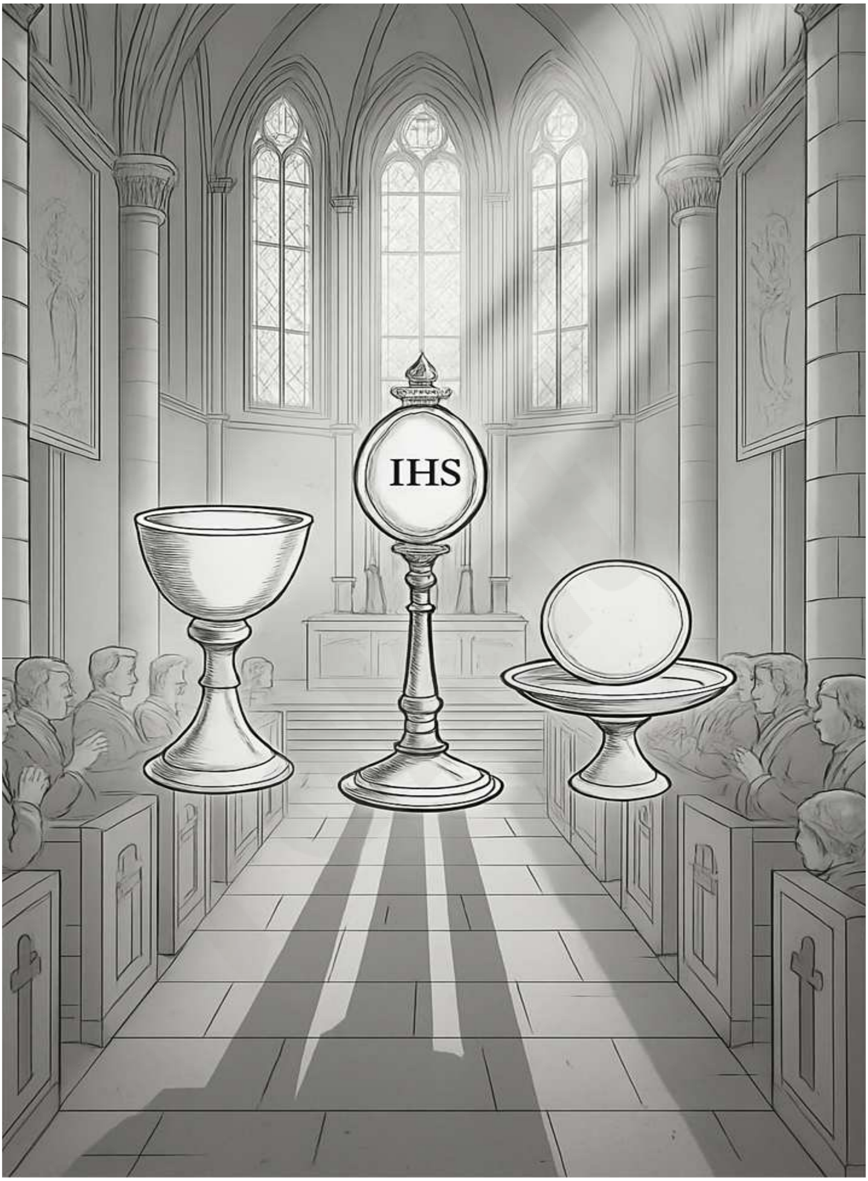

پاک شِراکت

(10)

روٹی ہے آسمانی یِسُوع تِرا بدن
چاہت کی ہے نِشانی یِسُوع تِرا بدن

آئے جو پاس تیرے بُھوکا نہ ہو کبھی
پی لے لہُو جو تیرا پائے وہ زِندگی
ہر گام زِندگانی یسُوؔع تِرا بدن

گندم کا مَر کے دانہ بنتا ہے زِندگی
تُو نے صلِیب چڑھ کر ہم کو نَجات دی
لمبی ہے اِک کہانی یسُوؔع تِرا بدن

پہلو سے تیرے نِکلا چشمہ حَیات کا
داتا ہے ایک تُو ہی اِس کائنات کا
جیون کی روٹی پانی یسُوؔع تِرا بدن

(11)

غِذا حقیقی کھِلاتا ہے المسیح سب کو
ہاں اپنے پاس بُلاتا ہے المسیح سب کو

بدن وہ دیتا ہے اپنا ہے زِندگی جِس میں
لہُو وہ پینے کو دیتا ہے ہر خُوشی جِس میں
ہمیشہ پیار دِکھاتا ہے المسیح سب کو

بدن جو کھاتا ہے اُس کا حَیات پاتا ہے
لہُو جو پیتا ہے اُس کا نَجات پاتا ہے
اَجل کے مُنہ سے چُھڑاتا ہے المسیح سب کو

چُھپا ہے بھید حَیاتی کا پاک کھانے میں
رہا نَجات کا رستہ یہ ہر زمانے میں
خُدا کے بھید بتاتا ہے المسیح سب کو

(12)

رُوح کی بُھوک مِٹاتا ہے مسیح
روز کی روٹی کِھلاتا ہے مسیح

زِندگی جِسم و جاں میں لانے کو
ہم کو دیتا ہے بدن کھانے کو
پیار سب کو ہی دِکھاتا ہے مسیح

روز ہی سب کی خبر رکھتا ہے
ہم کو پینے کو لہُو دیتا ہے
تِشنگی آپ مِٹاتا ہے مسیح

آج بھی اُس کا کرم ہے جاری
تِیرگی ہم سے ہٹا دی ساری
نُور میں ہم کو یُوں لاتا ہے مسیح

آمد اور کرسمس

(13)

جَلا کے شمعیں مسیحا کا اِنتظار کریں
دِلوں کو پاک کریں اور خُدا سے پیار کریں

وہ رَنج و غم سے ہمیں آپ خُود بچاتا ہے
وہ اپنا پیار ہمیشہ ہمیں دِکھاتا ہے
اُسی کے نام پہ ہم اپنی جاں نثار کریں

خُدا نے ہم کو بنایا ہے ہر خُوشی کے لئے
اُٹھا کے ہاتھ کریں ہم دُعا سبھی کے لئے
پلٹ کے ہم نہ کبھی غیر پر بھی وار کریں

اُسی کے چرچے ہیں آنی جہاں جہاں جائیں
اُسی کے نغمے زَباں پر ہزار بار آئیں
اُسی کا ذِکر زمانے میں بار بار کریں

(14)

ہر پل جاگتے رہنا یسُوؔع آنے والا ہے
اپنی قُدرت سب کو وہ دِکھلانے والا ہے

مُشکِل وقت میں سُورج بھی ایسے چُھپ جائے گا
روشن چاند بھی اپنی روشنی دے نہیں پائے گا
تارے گِر کر آ جائیں گے سارے دھرتی پر
اور فلک کا ہِلنا جُلنا دِل دَہلائے گا
ہر پل جاگتے رہنا ۔۔۔

ابنِ آدم بادلوں پر تُم اُترتے دیکھو گے
طاقت اور حشمت کی کِرنیں بِکھرتے دیکھو گے
اپنے سب بِکھرے لوگوں کو یکجا کر دے گا
ایسے حسیں منظر کو تُم سب ہنستے دیکھو گے
ہر پل جاگتے رہنا ۔۔۔

گرچہ اُس کی آمد آنکھ جھپکنے میں ہو گی
لیکن یہ معلوم نہیں وہ دِن کب آئے گا
لازِم ہے اُس دِن کی ہم سب تیّاری کر لیں
کِتنا خُوش قِسمت ہو گا جو جاگتا پائے گا
ہر پل جاگتے رہنا ۔۔۔

(مرقس 13:24-37 سے ماخوذ)

(15)

نُورِ خُدا کی دیکھئے آمد قریب ہے
جو آ رہا ہے مومنو سب کا حبیب ہے

توبہ گُنہ سے کر لو کہ توبہ کا وقت ہے
نبیوں کا راستہ ہے سو یہ ہی درست ہے
چُنتا ہے جو یہ راستہ وہ خُوش نصیب ہے

لمحہ ہے پاک تَر یہی اہلِ زمیں سُنو
کہتا ہے یہ کلام کہ تُم پاک دِل رہو
وہ اَمن و آشتی کا سفیر و نقیب ہے

یسُوؔع کی بادشاہی کا چرچا نگر نگر
کہتا ہے اِصطباغی کہ سِیدھی کرو ڈگر
ؔمانی وہ ہے امیر جو دِل کا غریب ہے

(16)

جُستجُو جِس کی سارے زمانے کو ہے
آسماں سے زمیں پر وہ آنے کو ہے

گیت گاتے ہیں اُس کے زمیں آسماں
نُور ہے کر رہا ہے منوّر جہاں
سب اندھیرا زمانے سے جانے کو ہے

بند ہونٹوں کو دیتا ہے وہ نغمگی
غمزدوں کے ہے چہروں پہ لاتا خُوشی
ناصری پیار سب کو دِکھانے کو ہے

ہر طرف نفرتیں اور کدُورَت بہت
اب ہے اُس کی جہاں کو ضرورت بہت
اَمن ہمآنی وہ ساتھ اپنے لانے کو ہے

(17)

چاروں جانِب روشنیاں پھیلانے والا ہے
وہ جو تھا ، وہ ہے اور پِھر سے آنے والا ہے

بنجر دھرتی کے دِن دیکھ بدلنے والے ہیں
اپنی چاہت کے وہ پھُول کِھلانے والا ہے

رَنج وغم کے بادل بس اب چَھٹنے والے ہیں
وقت خُوشی کے گیت جہاں میں گانے والا ہے

اِک دُوجے کے ساتھ جئیں گے مآنی سارے لوگ
میرا یِسُوع اَمن سندیسہ لانے والا ہے

(18)

نُور میں ہم چلیں ، نُور میں ہم چلیں
نُور میں سب ہمیشہ چلیں مومِنو

نام جِس کا سُنو ، تھا یُوحنا نبی
ناصری سے وہ پہلے تھا بھیجا گیا
وہ شہادت بڑی دیتا تھا نُور کی
سب سے کہتا تھا شام و سحر وہ یہی
اَلمسیح نُور ہے اُس میں چلتے چلو

نُور میں ہم چلیں ، نُور میں ہم چلیں
نُور میں سب ہمیشہ چلیں مومِنو

وہ نہ اِلیاس تھا نہ کوئی النبی
بات حق کی ہمیشہ ہی کہتا تھا وہ
کوئی آواز تھا وہ بیابان میں
کوئی جیسے پُکارے مُسلسل یہی
تُم خُداوند کی راہ سِیدھی کرو

نُور میں ہم چلیں ، نُور میں ہم چلیں
نُور میں سب ہمیشہ چلیں مومِنو

(یوحنا 1:6-8، 19-28 سے ماخوذ)

(19)

رُوپ میں آدمی کے آیا ہے
لاکھوں خُوشیاں مسیحا لایا ہے

کِتنی چاہت سے آج دھرتی کو
آسماں نے گلے لگایا ہے

نُور ہی نُور ہے جہاں دیکھو
روشنی کا وہ دَور آیا ہے

ہر طرف ہے بہار کا منظر
آج لرزاں خِزاں کا سایا ہے

آسماں سے جو آیا چرنی میں
ساتھ ہمّانی نَجات لایا ہے

(20)

خُدا اُترا زمیں پر سب کی دیکھو شان بن کر
ہمارے دَرمیاں آیا ہے وہ اِنسان بن کر

وہ آیا ہے گُنہ کی قید سے آزاد کرنے
ہماری زِندگی کو پھر سے دیکھو شاد کرنے
وہ آیا ہے نئی اُمیّد کا سامان بن کر

جو تاریکی میں بیٹھے تھے مُنوّر وہ ہوئے ہیں
اُداسی ہو گئی ہے دُور سب چہرے کِھلے ہیں
ہمارے دِل میں آیا ہے نیا اَرمان بن کر

ہمارے واسطے وہ آسمانی پیار لایا
جو پھیلی ہے ہواؤں میں نئی مہکار لایا
وہ اُترا ہے زمیں پر عاصیوں کی شان بن کر

(21)

عَرشاں نوں اوہ چَھڈ کے آیا
چرنی دے وِچ ڈیرا لایا
ویکھو میرے مُکتی داتا
سُتا میرا لیکھ جگایا
تے چوَنہہ پاسے پُھلّ کِھڑ پیئے

چرنی والی شان نِرالی
ہر دَم ویکھی جاون والی
تارا اُتے لاٹاں مارے
سوہنے ربّ نے جو چمکایا
تے چوَنہہ پاسے پُھلّ کِھڑ پیئے

چَن تارے چمکاوے جھیڑا
مینہ رحمت دا پاوے جھیڑا
مینوں دُکھ دے مارے نُوں جے
اوہنے اپنے سِینے لایا
تے چَونہہ پاسے پُھلّ کِھڑ پئے

بُھل کے اُچیاں اُچیاں شاناں
لَے کے سونا ، مُر ، لوباناں
مشرِق والے شاہواں آنی
آ چرنی نُوں سیس نوایا
تے چَونہہ پاسے پُھلّ کِھڑ پئے

(22)

سب کی نَجات آئی خُوشیاں مناؤ سارے
چرنی میں نُور اُترا چرنی کو جاؤ سارے

نبیوں کی پیش گوئیاں اُس میں ہوئی ہیں پُوری
آ کر مِٹائی اُس نے جو درمیاں تھی دُوری
ربّ کی وفا کے نغمے ہونٹوں پہ لاؤ سارے

چھوڑا ہے آسماں کو چرنی میں آ گیا ہے
اَمن و وفا کا موسم ہرسَمت چھا گیا ہے
پیدا ہُوا مسیحا جا کر بتاؤ سارے

تارے نے نُور کی دی سب کو یہاں گواہی
سب نے یہاں پہ مِل کر اُس کی خُوشی منائی
چاہت کے اور وفا کے نعرے لگاؤ سارے

(23)

کِتنی پیاری رات ہے آئی
لاکھوں خُوشیاں ساتھ ہے لائی
سارے مِل کر جشن منائیں
گیت محَبّت والے گائیں
ربّ کی رحمت ہر سُو چھائی

کِتنی پیاری رات ہے آئی

ابنِ مریم چرنی آئے
دُور ہوئے ہیں غم کے سائے
پیار ، محَبّت ، اَمن اور چاہت
یہ سوغاتیں ساتھ ہیں لائے
جو بِگڑی تھی بات بنائی

کِتنی پیاری رات ہے آئی

بیت الحم کو مِل کر جائیں
مِل کر سارے جشن منائیں
اِس دِن کا پیغام یہی ہے
رُوٹھے ہوؤں کو دِل سے لگائیں
دِل کی کر کے خُوب صَفائی

کِتنی پیاری رات ہے آئی

Fakhta

(24)

روشن تارا یہ بتلائے
ابنِ مریم چرنی آئے
اُس کے دُنیا میں آنے سے
دُور ہوئے ہیں غم کے سائے

چرنی میں اِک نُور ہُوا ہے
ربّ کا دیکھ ظُہُور ہُوا ہے

اُس کے ہیں یہ موسم سارے
جگ مگ کرتے دیکھو تارے
ابنِ مریم کے آنے سے
بھُول گئے غم، غم کے مارے

چرنی میں اِک نُور ہُوا ہے
ربّ کا دیکھ ظُہُور ہُوا ہے

بیت الحم کی جانِب جائیں
مِل کر سارے جشن منائیں
مِثلِ ہابِل اپنے ہدیے
آؤ اُس کی نذر چڑھائیں

چرنی میں اِک نُور ہُوا ہے
ربّ کا دیکھ ظُہُور ہُوا ہے

Fakta

(25)

مُکتی داتا آ گیا ہے
نُور ہر سو چھا گیا ہے
جو کہا تھا انبیاء نے پُورا ہُوا
یہ صحِیفوں میں لِکھا ہے
ربّ کا پیارا بیٹا ہے وہ
ساتھ اپنے لے کے آیا اَمن و وفا

تارے نے ہے رہ دکھائی
دِل کی خُوشی سب نے پائی
کپڑے میں لِپٹا ہُوا ہے نُورِ خُدا
راحتِ جاں اُس سے پائیں
گیت اُس کے سب ہی گائیں
شان جِس کی چرنی میں ہے سب سے جُدا

Rekhta

آؤ بیت الحم کو جائیں
سوہنے ربّ کو مِل کے آئیں
گھُپ اندھیروں میں ہے شافی جلتا دِیا
اَمن کی شمعیں جلائیں
مِل کے آگے بڑھتے جائیں
نُور میں چلتے ہوئے بانٹیں گے ہم ضیا

(26)

بڑا دِن مُسرّت کا تہوار ہے
خُدا کی مَحبّت کا اِظہار ہے

مُنجّی کی رحمت کا ہم پر ہے سایہ
غموں سے چُھڑانے وہ دُنیا میں آیا
یہ چرنی میں اُس کا ہی دِیدار ہے
بڑا دن ۔۔۔

یہ رُوپ اُس نے جو آدمی کا لِیا ہے
انوکھا بہت کام اُس نے کِیا ہے
ہُوا شادماں ہر گنہ گار ہے
بڑا دن ۔۔۔

فرشتوں نے چاہت کے نغمات گائے
فلک شادماں ہے زمیں مُسکرائے
نیا ہی کوئی آج سَنسار ہے
بڑا دن ۔۔۔

Fakhta

(27)

رحمت ہُوئی ہے سب پر رحمان آ گیا ہے
چَرنی میں مُخلصی کا سامان آ گیا ہے

تارا دِکھا رہا ہے مَنزل اُمید والی
آنکھیں اُٹھا کے دیکھو چرنی کی شاں نِرالی
جِس کے تھے مُنتظِر ہم رحمان آ گیا ہے

مرکز ہے راحتوں کا وہ اَمن کا ہے بانی
اپنی مَحبتوں کی اُس نے ہے دی نِشانی
اِنساں کے رُوپ میں وہ ذِیشان آ گیا ہے

ہمراہِ ابنِ مریم آئے نئے زمانے
روشن ہوئے ہیں آنی سارے ہی اب گھرانے
بن کے جہاں میں سَب کی پہچان آ گیا ہے

(28)

تارے جُھک جُھک کرن سلاماں یِسُوع دھرتی آیا
ویکھو اوہدیاں اُچیاں شاناں یِسُوع دھرتی آیا

غم دے مارے نال خُوشی دے پاوٴندے پھِرن دھمالاں
مُکتی داتا ویکھ سمے نیں اَج بدلیاں چالاں
اُڈ پُڈ گئیاں کالیاں راتاں یِسُوع دھرتی آیا
تارے جُھک جُھک ۔۔۔

ربّ دے کم نِرالے ڈِٹّھے اوہدی ذات نِرالی
سُن کے خبر خُوشی دی ٹُر پئے بیت الحم ایالی
راگ نویں تے نویاں تاناں یِسُوع دھرتی آیا
تارے جُھک جُھک ۔۔۔

چَڑنی جگمگ کر دی سارے چَڑنی دے وَل تکدے
چَڑنی دے وَل تکن والے نظر ہٹا نئیں سکدے
ویکھی اَج نَجات ہے اکھیاں یِسُوع دھرتی آیا
تارے جُھک جُھک ۔۔۔

(29)

ماں مریم نُوں دیو ودھائیاں
جہنے اُچیاں شاناں پائیاں

رُوحِ پاک نے کِیتا سایا
مریم گیت خُوشی دا گایا
گُونجن کنّاں وِچ شہنائیاں
ماں مریم نوں ۔۔۔

دھرتی اُتے جشن مناؤ
گیت مَحبّت والے گاؤ
دِل چوں کڈھ کے سب بُرائیاں
ماں مریم نوں ۔۔۔

ہر پاسے جو نُور اے چھایا
عرشاں توں ربّ دھرتی آیا
ساہنوں دُکھ توں دین رِہائیاں
ماں مریم نوں ۔۔۔

(30)

نِمھّے نِمھّے تاریاں چوں اِک تارا ڈلکاں مارے
چرنی دے وچ آیا شافی تارا کرے اِشارے

بیت الحم دا شہر وے سوہنا شافی جِس تھاں آیا
اَسماناں نوں چھڈ کے اوہنے دھرتی ڈیرا لایا
ست سو سال اشعیا پہلاں جِس دا نام پُکارے
نِمھّے نِمھّے ۔۔۔

امبر جِسراں آ ڈُھکیا اے بیت الحم طبیلے
مُکتی داتا پیدا ہویا اَدھی رات دے ویلے
ویکھ نظارہ جُھک جُھک جاون باقی ہور نظارے
نِمھّے نِمھّے ۔۔۔

(31)

سارے جگ وچ دُھماں پیاں ربّ نیں کرم کمایا
عرش فرش دے پینڈے مُکے یِسُوع دھرتی آیا
تے خُوشیاں دا دِن چڑھیا

نال یِسُوع دے پُوریاں ہویاں ساریاں پیشن گوئیاں
باغاں وِچ بہاراں آیاں شاخاں ہَریاں ہویاں
ہر اِک قول اے پُورا ہویا نبیاں جو فرمایا
تے خُوشیاں دا دِن چڑھیا

پاک فرشتے کر دے صِفتاں ربّ دے کم نِرالے
دُنیا اُتے رہن سلامت چنگیاں نیتاں والے
اَسماناں تے نُوری لوکاں گیت خُوشی دا گایا
تے خُوشیاں دا دِن چڑھیا

نُور مُجسم چرنی دے وچ ، آؤ سجدہ کریئے
اپنے دِل نذرانے مانی اوہدے آگے دھریئے
ربّ دا سوہنا بیٹا ویکھو ماں مریم دا جایا
تے خُوشیاں دا دِن چڑھیا

(32)

جگّ دا ہویا دُور ہنیرا
رات پئی جاپے جیویں سویرا
تے چڑنی پئی لاٹاں مار دی

وچ طبیلے آیا شافی
پاپاں توں ہُن دین لئی معافی
مہکاراں نے جِند مہکائی
رنگاں نیں اج پایا گھیرا
جگّ دا ہویا دُور ہنیرا

دِل قدماں وِچ اوہدے دھرئیے
آ جاوٗ سارے درشن کرئیے
اوہدے ورگا کون اَسانوں
جِس نے کِیتا کرم ودھیرا
جگّ دا ہویا دُور ہنیرا

لوکی سارے جشن مناندے
گیت خُوشی دے رَل مِل گاندے
آمانی ہر دَم سِیس نواواں
ہویا میرا بخت اُچیرا
جگّ دا ہویا دُور ہنیرا

(33)

سارے جگ نیں دَرشن پائے
یِسُوع چرنی دے وِچ آئے
میرے سوہنے ربّ نے آ کے
عرش فرش دے میل کرائے
تے خُوشیاں دے دَر کُھل گئے

اوہدی رحمت ویکھو چھائی
جس نے ایہہ کائنات بنائی
کر کے چانن چار چُوفیرے
نُور اپنا سَب تے چمکائے
تے خُوشیاں دے دَر کُھل گئے

بھاگاں والی رات ہے آئی
وِچ ہنیرے چانن لائی
غم دے مارے ویکھو اُس نیں
اپنے سِینے نال نیں لائے
تے خُوشیاں دے دَر کُھل گئے

مآنی بیت الحم نُوں جائیے
سارے رَل کے جشن منائیے
چرنی دے وِچ سوہنے ربّ دے
آؤ مِل کے درشن پائیے
تے خُوشیاں دے دَر کُھل گئے

(34)

اِبتدا میں خُدا کا کلمہ تھا
تھا یہ کلمہ خُدا کے ساتھ سُنو

خُود خُدا ہی کلام ہے سمجھو
جو کہ تاریکی میں چمکتا ہے
سب کُچھ اُس کے سبب ہُوا پیدا
یہ ہی سچّ بات ہے یقین کرو
اِبتدا میں خُدا ۔۔۔

نُور تھا وہ تمام لوگوں کا
اُس کو مانا نہ اِس اَندھیرے نے
نُور لیکن ہمیشہ نُور رہا
ہر قدم نُور میں ہی آگے بڑھو
اِبتدا میں خُدا ۔۔۔

آدمی تھا خُدا کا بھیجا ہُوا

نام جِس کا یُوحنّا تھا لوگو

نُور کی دیتا تھا شہادت وہ

دِل میں اِس بات کا یقین رکھو

اِبتدا میں خُدا ۔۔۔

(یوحنا 1:1-18 سے ماخوز)

Fakhta

(35)

منائیں جوش سے عیدِ ظُہُور آئی ہے
مُجوسِیوں کو سِتارے کی رہنمائی ہے

بڑی طویل مُسافت کے بعد آئے ہیں
مُجوسی ساتھ عقِیدت کے تحفے لائے ہیں
نصیب والوں نے دِل کی مُراد پائی ہے

مسیحا نُور ہے تاریکی میں چمکتا ہے
کہ روشنی وہ اَندھیروں میں آپ کرتا ہے
اُسی کے دَم سے زَمانے میں روشنائی ہے

خُدا نے ہم کو بنایا ہے زِندگی کے لئے
ہے اُس نے بھیجا زَمانے میں روشنی کے لئے
ہمارے حصّے میں ہی روشنی یہ آئی ہے

(36)

ہم مجُوسی ہیں تین مشرِق کے
بھید ہم نے خُدائی پائے ہیں

اِک سِتارے کی رہنمائی میں
ایک رَستہ طویل طے کر کے
ہم مُنجّی کے پاس پہنچے ہیں

آ کے ٹھہرا جہاں سِتارا ہے
کِتنا پیارا ہے چَرنی کا منظر
پُوری دُنیا میں اِس کے چرچے ہیں

ہم نے سَجدہ کیا ہے آ کے اُسے
ساری دُنیا کا بادشاہ ہے وہ
سامنے اُس کے تحفے رکھے ہیں

(37)

کہہ رہا ہے کلامِ پاک سُنو
تُم چلو نُور میں ہمیشہ چلو

اِبتدا میں خُدا کا کلمہ تھا
تھا یہ کلمہ خُدا کے ساتھ سُنو
خُود خُدا تھا یہ کلمہ جانو تُم
اُس کے باعِث یہ سب تھا پیدا ہُوا
ربّ کی باتوں کا تُم یقین کرو

نُور تھا وہ تمام لوگوں کا
جو کہ تاریکی میں چمکتا ہے
اس کو مانا نہ اِس اَندھیرے نے
نُور لیکن ہمیشہ نُور ہی ہے
ہر قدم نُور میں ہی آگے بڑھو

آدمی تھا خُدا کا بھیجا ہُوا
نام جِس کا یُوحنّا تھا لوگو
نُور کی دیتا تھا شہادت وہ
تا کہ اُس پر ایمان لائیں سب
دِل میں اپنے سبھی یہ بات رکھو

(یوحنا 1:1-18 سے ماخوذ)

Fakhta

نیا سال

(38)

نئے سال کا جَشن مِل کر منائیں
خُدا مہرباں ہے یہ سَب کو بتائیں

اُسی نے یہ بخشا ہے پِھر سال ہم کو
وہی ہے جو کرتا ہے خُوش حال ہم کو
خُدا ہے مَحبّت یہ دِل میں بِٹھائیں

نئے سال میں یہ اِرادہ کریں ہم
بھلائی و نیکی زیادہ کریں ہم
مَحبّت ہے افضل سبھی کو دِکھائیں

کبھی پائیں خُوشیاں کبھی دَرد جھیلے
رہیں گے ہمیشہ یہ دُکھ سُکھ کے میلے
بتاتی ہیں ہم کو یہ چلتی ہَوائیں

مبارک ہو سب کو نیا سال آیا
رہے رَنج و غم کا بہت دُور سایا
دُعا میں سبھی ہاتھ اپنے اُٹھائیں

Rekhta

(39)

سال نیا یہ آپ خُدا نے بخشا ہے
اپنی قُدرت کے سائے میں رکھا ہے

جیون کی ہر برکت اُس سے مِلتی ہے
سالِ نو کی نعمت اُس سے مِلتی ہے
ہر نعمت کا مالِک کِتنا اچھّا ہے

اپنے ربّ کے گیت ہمیشہ گائیں گے
اَندھیاروں میں روشن دیپ جلائیں گے
ہم نے سالِ نو میں یہ ہی سوچا ہے

آمانی، ربّ کی شکرگزاری کرتے ہیں
ہر اِک موڑ پہ ہم اُس کا دَم بھرتے ہیں
نامُمکِن کو بھی جو مُمکِن کر دیتا ہے

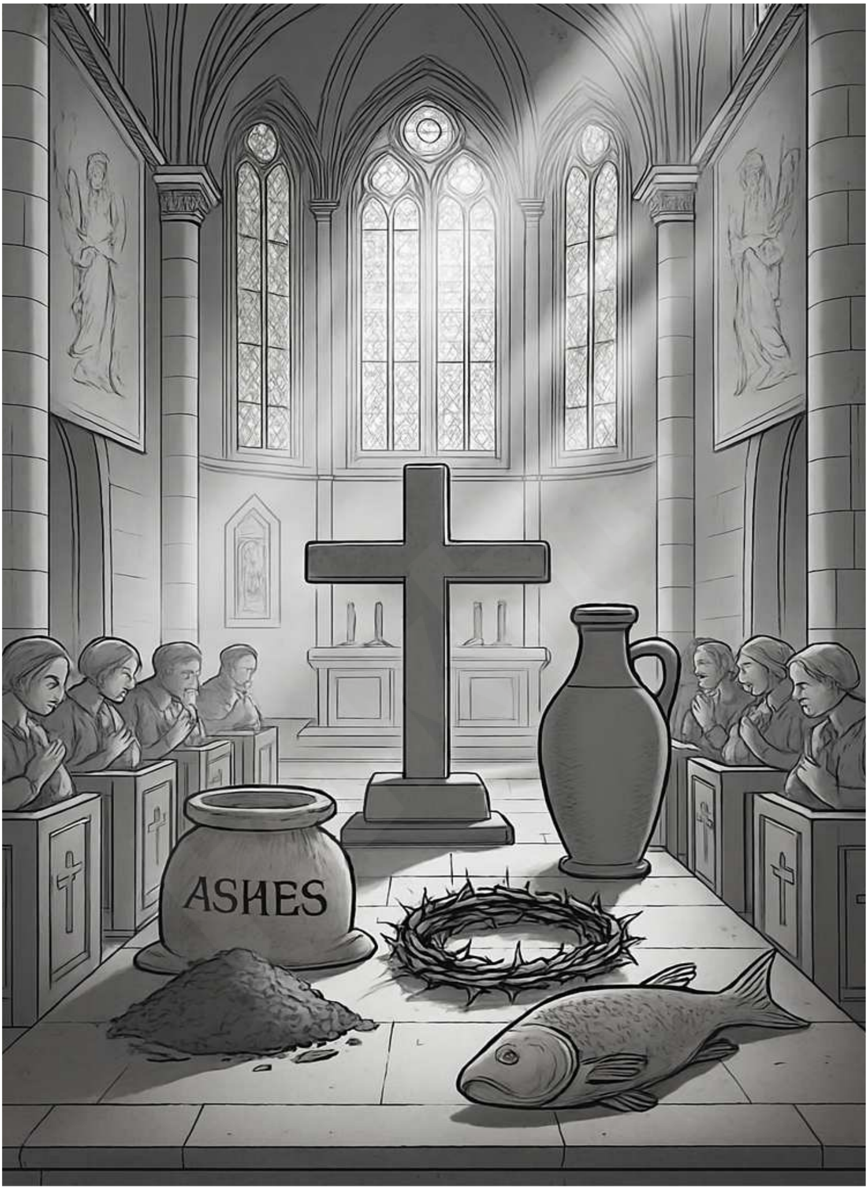

روزے اور دُکھ

(40)

راکھ کا بُدھ

راکھ کا بُدھ آیا ہے راکھ لگائیں
دُنیا فانی ہے سب کو بتلائیں

فانی چیزوں سے کیا پیار بڑھانا
سب کُچھ چھوڑ کے آگے جب ہے جانا
ابدی چیزوں سے ہم پیار بڑھائیں

روزوں کا موسم ہے لوٹ کے آیا
ربّ کی رحمت کا ہو سب پر سایہ
شیطاں پر ہم سب ہی غالِب آئیں

خاکی ہیں سب ، سب کو خاک ہے ہونا
خاک کی گود میں اَبدی نیند ہے سونا
بات یہ سچّی ہرگز بُھول نہ جائیں

(41)

راکھ کے بُدھ کی اِنجیل

کام جِتنے ہیں راستی کے سُنو
مَت کرو تُم دِکھاوے کی خاطِر
داہنا ہاتھ تیرا جو بھی کرے
ہاتھ بائیں کو بھی پتہ نہ چلے

اپنے ربّ سے دُعا کرو جب بھی
تُم ریاکاروں جیسا مت ہونا
تُم دِکھاوے سے کام مت لینا
تاکہ تُم کو اَجر دُعا کا مِلے

اور جب بھی رکھو کبھی روزہ
اپنا چہرہ اُداس مت کرنا
وہ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے
تُم کو روزے کا خُود اَجر وہ دے

(مقدس متّی 6:1-6اور 16-18 سے ماخوذ)

(42)

چاہت کی اِنتہا ہے یِسُوع صلِیب پر
سب کے لئے مَرا ہے یِسُوع صلِیب پر

اپنی صلِیب اُٹھا اور جاں بھی نِثار کر
جیون کے ہر قدم پر دُشمن سے پیار کر
مُجھ کو یہ کہہ گیا ہے یِسُوع صلِیب پر

میرے گُناہ سارے اُس نے مِٹا دیئے
روشن چراغ اپنے خُوں سے جلا دیئے
میرے لئے ضیا ہے یِسُوع صلِیب پر

سارے ہی گُر وفا کے مُجھ کو سِکھا گیا
مُجھ پر وہ جان اپنی آمانی لُٹا گیا
فِدیہ مِرا ہُوا ہے یِسُوع صلِیب پر

(43)

وَفا کا رَستہ مسیح نے مُجھے دِکھایا ہے
بڑے ہی پیار سے اُس نے مُجھے بُلایا ہے

چھلک پڑے ہیں مِری آنکھ سے سبھی آنسو
بڑھا کے ہاتھ مُجھے اُس نے جب اُٹھایا ہے

مُعاف سب کی خطائیں کروں میں دِل سے سَدا
مِرے مسیحا نے مُجھ کو یہی سِکھایا ہے

ہر ایک نَقش اَجل کا مِٹا دیا اُس نے
لہُو بہا کے مُجھے مَوت سے بچایا ہے

(44)

راہِ کلور پہ جا رہا ہے مسیح
بھاری سُولی اُٹھا رہا ہے مسیح

خُون اپنا بہا کے سُولی پر
اپنی چاہت دِکھا کے سُولی پر
ہم کو اپنا بنا رہا ہے مسیح

پیار کی چاشنی ہے باتوں میں
اُس کی منزل ہے اُس کی آنکھوں میں
آگے بڑھتا ہی جا رہا ہے مسیح

وہ تسلّی ہے غم کے ماروں کی
اُس کے خُوں میں شِفا گُناہوں کی
خُون اپنا بہا رہا ہے مسیح

راہِ حق بھی ہے زندگی بھی وہی
گُھپ اَندھیروں میں روشنی بھی وہی
روشنی یُوں دِکھا رہا ہے مسیح

Rekhta

(45)

سب پاپ دھو گیا ہے سُولی پہ ناصری
ہم سب کا ہو گیا ہے سُولی پہ ناصری

ہر گام پر نِبھائی کیا خُوب تھی وفا
قُربان ناصری ہو ، تھی باپ کی رضا
قُربان ہو گیا ہے سُولی پہ ناصری

شمعیں بُجھی بُجھی سی جلتی ہیں ایک دن
غم کی سیاہ راتیں ڈھلتی ہیں ایک دن
اُمید بَو گیا ہے سُولی پہ ناصری

داغِ گُنہ سے آمانی سب داغ دار تھے
غم سے نَجات کے تو حق دار سب ہی تھے
ہر داغ دھو گیا ہے سُولی پہ ناصری

(46)

ظُلم کی اِس اِنتہا کو دیکھیئے
دَار پر لٹکی وفا کو دیکھیئے

ظالِموں نے جِس پہ ڈالا تھا قُرعہ
ناصری کی اُس قبا کو دیکھیئے

غم میں ڈوبی ہے یہ ساری کائنات
آہیں بھرتی اِس ہَوا کو دیکھیئے

جِس پہ میرے ناصری نے جان دی
پیار سے سَب اُس جگہ کو دیکھیئے

(47)

بوجھ سُولی کا کِتنا بھاری ہے
ابنِ مریم پہ ظُلم جاری ہے

گِر پڑا ہے وہ دار کے نیچے
اُس نے ہِمت نہ پھر بھی ہاری ہے

کَٹ ہی جائے گا کلوری کا سفر
آنکھ میں کلوری اُتاری ہے

موت کا جام اُس نے پِینا ہے
اُس کو ربّ کی رضا ہی پیاری ہے

آسماں گِر پڑا ہے دیکھو تو
ایک ماں پر جو غم کی ماری ہے

(48)

غماں والی شام کِیتا دِل تار تار اے
سُولی چُکی جاندا یِسُوع ساڈا غمخوار اے

جان اُتے سہہ لئے دُکھ مندا نئیں جے بولیا
اساں گُناہگاراں دے لئی لہُو یِسُوع ڈوہلیا
ساڈے نال ویکھو اوہنوں اَزلاں توں پیار اے

کلمے نجات والے سُولی اُتے بولدا
اَبدی حِیات والے رَستے اَوہ کھولدا
موت نوں وی ہوئی اَج زِندگی توں ہار اے

ظالماں نے اَتّ چائی موہڈے اُتے بھار اے
اوہدے غم وچ روئے جگ سارا یار اے
کھاندا پیا ساڈے لئی کوڑیاں دی مار اے

(49)

دردو غم سے کب ڈرا ہے المسیح
ہر قدم آگے بڑھا ہے المسیح

ٹَل نہیں سکتا پیالہ موت کا
خُوب پایا ہے خُدا سے حوصَلہ
دار لے کر جا رہا ہے المسیح

بخش دی دُشمن کی اُس نے ہر خطا
جان دینے تک نبھائی ہے وفا
پیار سے ہر دَم بھرا ہے المسیح

پَردہ ہیکل کا دو ٹکڑے ہو گیا
تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھا
شان سے دیکھو کھڑا ہے المسیح

(50)

جان اپنی لُٹائی سُولی پر
بات بِگڑی بنائی سُولی پر

خُون اپنا بہا دیا اُس نے
دے کے فِدیہ بچا لیا اُس نے
موت سے دِی رِہائی سُولی پر

بُھول کر سب جفائیں دُنیا کی
بخش دی ہیں خطائیں دُنیا کی
اپنی چاہت دِکھائی سُولی پر

پختہ اِیمان بن گئی سُولی
سب کی پہچان بن گئی سُولی
زندگی مُسکرائی سُولی پر

(51)

پاس آتے ہیں مسِیحا کے جو غم کے مارے
پُونچھ دیتا ہے وہ بہتے ہوئے آنسو سارے

تھکے ماندوں کو وہ سِینے سے لگا لیتا ہے
روگ سارے ہی وہ پَل بھر میں مِٹا دیتا ہے
پھر لگاتے ہیں خُوشی سے وہ فلک تک نعرے

ہاتھ اُٹھتے ہیں بُلندی پہ صدا جاتی ہے
اُس کی سُولی سے ہمیشہ ہی شِفا آتی ہے
زِندگی دیتے ہیں سب کو ہی لہُو کے دَھارے

بوجھ سے چُور جو دُنیا میں سِتم سہتے ہیں
دُکھ کی وادی میں ہمیشہ جو پڑے رہتے ہیں
چین پاتے ہیں مسِیحا سے مُقدّر ہارے

(52)

خُون میں ڈُوبی ہوئی ہے کلوری کی داستاں
ابنِ یزداں نے لِکھی ہے کلوری کی داستاں

پُرکٹھن تھے راستے چلنا بہت دُشوار تھا
پر مسِیحا چل رہا تھا سب کا جو غم خوار تھا
دَرد و غم میں آگہی ہے کلوری کی داستاں

آنکھ میں تھی کلوری اور آگے وہ بڑھتا رہا
جاں کُنی میں بھی وہ سَب کو زِندگی دیتا رہا
بے کَسوں کی زندگی ہے کلوری کی داستاں

غمزدہ سہمی ہوئی ہے غم کی ماری ایک ماں
گود میں بیٹا ہے اُس کا جِس نے دی ہے اپنی جاں
ماں کے غم میں رو پڑی ہے کلوری کی داستاں

(53)

شِفا مِلی ہے مسِیحا کے مار کھانے سے
مِلی نجات ہے اُس کے لہُو بہانے سے

لہُو سے اپنے وہ روشن چَراغ کرتا گیا
صلِیب اپنی اُٹھا کر مسیحا چلتا گیا
نِشاں صلیب بنی ہے صلِیب اُٹھانے سے

نہیں ہے پہلے سا اُس کا رہا ابھی چہرہ
سزا ہماری کی خاطر مسیحا کُچلا گیا
بڑی تھی اُس کو محبّت سُنو زمانے سے

رہے گی یاد ہمیشہ مسیح کی قُربانی
وہ بات کرکے دِکھائی جو دِل میں تھی ٹھانی
ہُوا ہے فِدیہ خُدا سے ہمیں مِلانے سے

(54)

بیٹے کے غم میں دیکھو کیسے نِڈھال مریم
رَو رَو کے ہو گئی ہے لوگو بے حال مریم

ربّ کی رضا پہ اپنے بیٹے کو وار دینا
تلوار غم کی اپنے دِل میں اُتار لینا
جذبہ یہ ہم نے دیکھا تیرا کمال مریم

جیون میں ہر قدم پر عہدِ وفا نِبھایا
لختِ جگر کو اپنے سُولی پہ ہے لُٹایا
ربّ کی نظر میں ٹھہری تُو بے مِثال مریم

تُجھ پر خُدا نے رکھا دائم ہی اپنا سایہ
مُشکِل بڑا تھا کرنا تُو نے جو کر دِکھایا
دینِ خُدا کو بخشا تُو نے جلال مریم

(55)

سب کو مِلی حِیات ہے تیری صلِیب سے
غم سے مِلی نَجات ہے تیری صلِیب سے

روشن کیے چَراغ زمانے میں اے خُدا
مَنظرِ حِسین سب کو ہی تُو نے کیئے عَطا
شاخوں پہ گُل و پات ہے تیری صلِیب سے

پِنہاں ہے رازِ زندگی تیری صلِیب میں
پائی ہے ہم نے ہر خُوشی تیری صلِیب میں
اب موت کو بھی مات ہے تیری صلِیب سے

تیرے لہُو نے بخشی زمانے کو روشنی
تونے عطا کی ہم کو یہ کثرت سے زِندگی
ہاتھوں میں اب تو ہاتھ ہے تیری صلِیب سے

(56)

سَر پر راکھ لگاؤ دِن ہیں روزوں کے
تُم عاجِز ہو جاؤ دِن ہیں روزوں کے

روزہ رکھ کر گِریہ زاری کرتے ہوئے
ہر دَم اپنے خالِق کا دَم بھرتے ہوئے
اُس کی جانِب آؤ دِن ہیں روزوں کے

چاک دِلوں کو کر کے اُس کی بات سُنو
نرسِنگا صیہون میں سارے تُم پھُونکو
سب کو یہ بتلاؤ دِن ہیں روزوں کے

دُلہا اپنے کمرے سے باہر نِکلے
اور نِکلے دُلہن بھی خَلوت خانے سے
بات یہ دِل میں لاؤ دِن ہیں روزوں کے

ماتم کرتے کرتے خادِم بات کہے
یاربّ اپنی اُمت پر تُو رحم کرے
رحم اور برکت پاؤ دِن ہیں روزوں کے

(یوئیل 2:12-18 سے ماخوذ)

Fakhta

(57)

رُت غماں تے مُصیبتاں دی آئی
تے ظُلماں دی حد مُک گئی
چاہڑو سُولی ویری دیندے نیں دُہائی
تے ظُلماں دی حد مُک گئی

اوہنے کنڈیاں دا تاج سِر پا لیا
ساڈے پاپاں نوں وی گل نال لا لیا
اوہنے پیار والی رِیت ہے نبھائی
تے ظُلماں دی حد مُک گئی

بیٹا ربّ دا اے لہُو و لُہان جی
اوہدے دُکھ وِچ ڈُبّیا جہان جی
روندی ویکھ ویکھ اوس نُوں خُدائی
تے ظُلماں دی حد مُک گئی

لمّے پینڈے تے صلِیب ڈاہڈی بھاری اے
کہندی رو رو کے ماں دُکھیاری اے
کِیویں جراں گی میں پُتّ دی جُدائی
تے ظُلماں دی حد مُک گئی

❁❁❁

Rekhta

(58)

جِندڑی نمانی اَج ہوئی لِیر و لِیر وے
غم دا کلیجے وِچوں لنگھ گیا تِیر وے

لگیا اے پھَٹ ڈُوہنگا کِنج ہُن سِیواں مَیں
تیرے باہجوں بچیا اے دس کیویں جیواں مَیں
اَوکھے ہوئے ساہ لگے وقت اخیر وے

رو رو مندا حال ہویا اَج میرا پُت وے
چارے پاسے غماں تے مُصیبتاں دی رُت وے
سُولی بیٹھ اَکھاں وچوں ڈُلھ گیا نِیر وے

اَکھاں کھول بچیا وے ماں تینوں آکھدی
تیرے باہجوں زندگی پہاڑ وانگوں جاپ دی
دِل اُتے اَج ماری غماں نے لکِیر وے

(59)

دِیپ جِس کا کلوری پر جَلتا ہے
آنگنوں میں روشنی وہ کرتا ہے

سِلسلے وہ دیکھتا ہے آہوں کے
خار چُنتا ہے سبھی وہ راہوں کے
زِندگی میں رنگ وہ ہی بھرتا ہے

ظُلمتوں کی جب بھی چلتی ہے ہَوا
آسماں تک پہنچتی ہے ہر صدا
وہ ہماری سب صدائیں سُنتا ہے

پیار اپنا وہ دِکھاتا ہے ہمیں
دوست اپنا وہ بناتا ہے ہمیں
ہر قدم پر ساتھ یِسُوع چلتا ہے

(60)

پہلا صلیبی کلمہ

مُعاف کر دے خُدایا جو کر رہے ہیں خطا
بنے ہیں جان کے دُشمن ہو اُن پہ رحم تِرا

نہیں ہے اِن کے دِلوں میں ذرا بھی کوئی ڈر
نہیں یہ جانتے اے باپ کیا ہے خیر و شر
اِنہیں خبر ہی نہیں مُجھ سے کر رہے ہیں یہ کیا

اے باپ تیری رضا پُوری ہو زمانے میں
تُو دیر کرتا نہیں موت سے بچانے میں
ستا رہے ہیں مُجھے ، کر کرم انہیں تُو عطا

مُعاف کرتے ہیں جو بھی مُعافی پائیں گے
خُوشی کے گیت زمانے میں وہ ہی گائیں گے
سُکون دِل کا وہ پائیں گے تُجھ سے میرے خُدا

(61)

دُوسرا صلیبی کلمہ

تُو بھی میرے ساتھ ہو گا آج ہی فِردوس میں
ناصری نے دیکھ کر اِیمان ڈاکُو کا کہا

اے خُداوند بادشاہی جِس گھڑی آئے تِری
یاد رکھنا مُجھ کو بھی مَیں کر رہا ہوں اِلتجا

دَار پر کھینچا گیا ہوں مَیں گُناہوں کے سبب
واجبی ہے جو بھی مُجھ کو مِل رہی ہے اب سزا

زِندگی اور موت کی ڈوری ہے تیرے ہاتھ میں
برگُزیدوں میں تُو اپنے مُجھ کو بھی دینا جگہ

(62)

دُوسرا صلیبی کلمہ

مَیں تُجھ سے سچ کہتا ہوں، آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔" (لوقا 43:23)

یاد رکھنا مُجھے اے میرے خُدا
بادشاہی تِری بھی جب آئے

مَیں گنہ گار بندہ ہوں تیرا
عُمر بھر ہی گناہ مَیں نے کئے

دار پر جاں کنی کی حالت ہے
اِک نظر دیکھئے محبّت سے

ساتھ فِردوس میں تُو ہو گا مِرے
ناصری نے کہا یہ ڈاکو سے

لمحوں لمحوں میں دار سے آمانی
بہہ رہے ہیں نجَات کے چشمے

Rekhta

(63)

خُداوند یسُوع مسیح کے ''صلیبی سفر'' کے چودہ مقام

(پہلا مُقام)

رحم اُس پر ذرا بھی نہ کھایا گیا
المسیح پر ہے فتویٰ لگایا گیا

(دوسرا مُقام)

دار اپنی اُٹھاتا ہے سب کے لئے
ناصری دُکھ اُٹھاتا ہے سب کے لئے

(تیسرا مُقام)

دار بھاری کے نیچے ہے وہ گِر پڑا
شدتِ غم سے چلنا تھا مُشکل ہُوا

(چوتھا مُقام)

غمزدہ آ کے ماں راستے میں مِلی
ماں سے مِل کے بہت ہی تسلّی ہوئی

(پانچواں مُقام)

درد و غم سے مسیح لڑکھڑانے لگا
وقتِ مُشکل کرینی سہارا بنا

(چھٹا مُقام)

پاک چہرہ ترا جب تھا پُونچھا گیا
عکسِ چہرہ بھی رُومال پر آ گیا

(ساتواں مُقام)

دوسری مرتبہ گِر پڑا ناصری
بھاری سُولی تھی اور دُور تھی کلوری

(آٹھواں مُقام)

عورتیں رو رہیں تھیں جو ہر اِک گھڑی
المسیح نے اُنہیں دی تسلّی بڑی

(نواں مُقام)

تیسری مرتبہ بھی ہے وہ گِر پڑا
آگے بڑھنا بڑا ہی تھا مُشکِل ہُوا

(دسواں مُقام)

اُس کی پوشاک بھی ہے اُتاری گئی
پہرے داروں نے آپس میں ہے بانٹ لی

(گیارہواں مُقام)

ہاتھوں پیروں میں کیل اُس کے ٹھونکے گئے
کلوری پر لہُو کے دیئے جل اُٹھے

(بارہواں مُقام)

باپ کی مرضی کو پُورا ہے کر گیا
دَار پر سب کی خاطر مسیح مَر گیا

(تیرہواں مُقام)

لاش اُس کی اُتاری گئی دَار سے
گود میں ماں کی رکھی گئی پیار سے

(چودہواں مُقام)

قبر میں المسیح کو اُتارا گیا
جان کا فِدیہ یُوں پُورا ہُوا

(64)

سات صلیبی کلمات

بخش دے اَے خُدا تُو اِن سب کو
یہ نہیں جانتے ہیں کیا کرتے

المسیح نے کہا یہ ڈاکو سے
ساتھ فِردوس میں تُو ہو گا مِرے

دیکھ خاتون یہ تِرا بیٹا
دیکھ بیٹا تِری یہ ماں اب سے

دَرد و غم میں مُجھے کیوں چھوڑ دیا
اَشک آنکھوں سے مِثلِ خُوں ٹپکے

دیکھ اے باپ اب مَیں پیاسا ہوں
ہونٹ ہیں گھونٹ گھونٹ کو ترسے

ناصری نے کہا تمام ہُوا
وہ جو مقصد مِلا اَزل سے مُجھے

سونپتا ہوں مَیں اپنی رُوح کو اب
تیرے ہاتھوں میں ہی اے باپ مِرے

(65)

روزوں کے تیسرے اِتوار کی اِنجیل

گھر ہے میرا فقط دُعا کا گھر
مت کرو کاروبار اِس میں تُم
المسیح نے خُدا کی ہیکل سے
جو بھی دُنیاوی کار کرتے تھے
سب کو باہر نِکال ڈالا تھا

المسیح سے یہُودی کہتے تھے
کون سا تُو نِشاں دِکھاتا ہے
تب مسیح نے کہا دلیری سے
تُم یہ ہیکل گِرا دو لیکن مَیں
تین دِن میں بحال کر دُوں گا

بڑی قُدرت تھی اُس کے ہاتھوں میں
لوگ پُختہ یقین رکھتے تھے
ہر طرف ساتھ اُس کے جاتے تھے
المسیح سب میں بانٹتا تھا شِفا

(مُقدس یوحنا 2:13-25 سے ماخوذ)

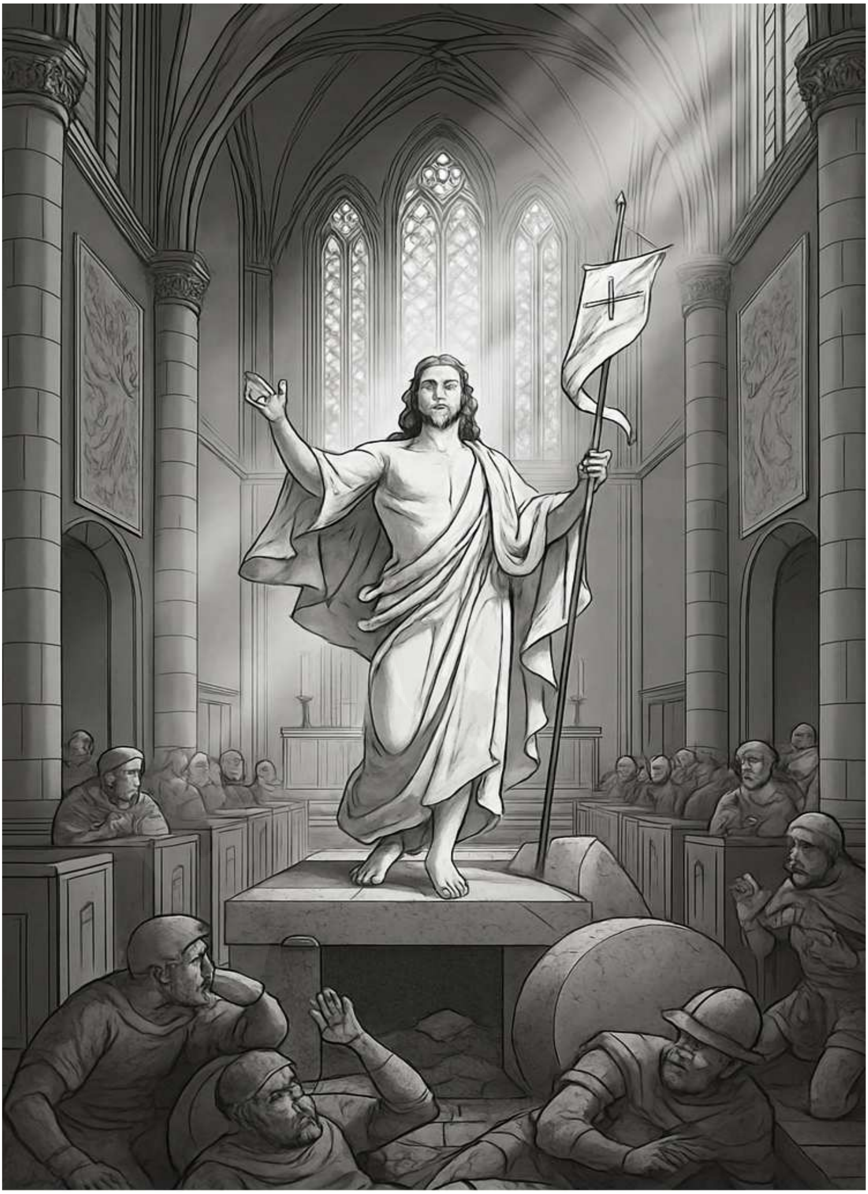

ایسٹر

(66)

گور کا خالی ہونا ہم سے کہتا ہے
جِیون دینے والا زِندہ رہتا ہے

تُو نے یِسُوع موت کے بندھن توڑے ہیں
تُو نے ٹُوٹے بِکھرے ناطے جوڑے ہیں
کثرت سے تُو سب کو جِیون دیتا ہے

تیری پاک اِنجیل یہ ہم سے کہتی ہے
جِس کو پی کر پیاس نہ ہرگز رہتی ہے
ایسا چشمہ تُجھ میں یِسُوع بہتا ہے

اپنے جِیون میں ہر کوئی دیکھے گا
جگ میں تیرا نام ہمیشہ گُونجے گا
تیرے نام کا شعلہ دِل میں جَلتا ہے

(67)

پھُوٹے ہیں پھر شگوفے ہر سُو بہار آئی
زِندہ ہُوا مسیحا ہم نے نجات پائی

غم کے زمانے بیتے سارے ہی مُسکراؤ
موسم سُہانا آیا خُوشیوں کے گِیت گاؤ
چلتی ہُوئی ہَوا نے ہم کو خبر سُنائی

شافی نے زِندہ ہو کے، ہم سب کو ہے بچایا
سب سے ہے پیار کرتا سب کو گلے لگایا
خُوشیاں منائیں مِل کے ہم لوگ پاشکائی

(68)

خِزاں کا موسم گزر گیا ہے بہار آئی
یہ گُنگناتی ہُوئی ہَوا نے خبر سُنائی

نئے ترانے ہیں ہر زَباں پر وہ جی اُٹھا ہے
نئی حِیاتی کا آج مُژدہ ہمیں مِلا ہے
بشارتیں دے گی اب زمانے میں کُل خُدائی

تمام دُنیا سے ظُلمتوں کا نِشاں مِٹا ہے
بتاؤ سب کو وہ جی اُٹھا ہے وہ جی اُٹھا ہے
فتح کے نعرے لگائیں سارے ہی پاشکائی

خُوشی کے گِیتوں سے گُونجتا ہے جہان سارا
کِیا اَجل کو مِرے مسیحا نے پارہ پارہ
گُلوں کی خُوشبو نئے دِنوں کا پیام لائی

(69)

رنگوں کی بَرسات ہے یِسُوع جی اُٹھا
کِتنی خُوشی کی بات ہے یِسُوع جی اُٹھا

اُس نے موت کے سارے بندھن توڑے ہیں
اُس نے ٹُوٹے ناطے پھر سے جوڑے ہیں
موت کو دے کر مات ہے یِسُوع جی اُٹھا

چاروں جانِب اب پُر نور سویرے ہیں
ہر آنگن میں خُوشیوں کے ہی ڈیرے ہیں
کوئی نہ غم کی رات ہے یِسُوع جی اُٹھا

اِس ہیکل کو ڈھا دو اُس نے بولا تھا
اپنے قول مطابق وہ ہے جی اُٹھا
سچّی ہر اِک بات ہے یِسُوع جی اٹھا

(70)

قبر میں سے اُٹھ کے میرے ناصری
پُر فضل بخشی ہے سب کو زندگی

ٹہنیوں پر پھُول نِکلے ہیں نئے
زخم جِتنے تھے پُرانے سِل گئے
خامشی کو اب مِلی ہے نغمگی

موت پر غالِب مسیحا جب ہُوا
ہم کو جِیون اِک نیا پھِر سے مِلا
المسیح نے ہم کو دی ہے ہر خُوشی

ناصری نے جو کہا پُورا ہُوا
تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھا
فتح کے نعرے لگائیں ہم سبھی

(71)

ربّ دی قُدرت غالب آئی
مچّ گئی آل دوال دُہائی
تے نعرہ مارو ہیلیلو یاہ دا

زِندہ ہوئیا شافی پیارا
ویکھ لو اوہدا رُوپ نیارا
اوہنے سب دی شان ودھائی
تے نعرہ مارو ہیلیلو یاہ دا

اَسماناں دے رنگ نِرالے
چارے پاسے نُور دے ہالے
ویکھو ربّ دی رحمت چھائی
تے نعرہ مارو ہیلیلو یاہ دا

ہر پاسے کِھڑیاں گلُزاراں
مُڑ کے آئیاں فیر بہاراں
پھُل کلیاں نے خُوشبو لُٹائی
تے نعرہ مارو ہیلیلو یاہ دا

Rekhta

مُقدسه مریم

(72)

ماں مریم دے دَرتے چلیئے کٹھّے ہو کے سارے
جِس دے پُت نے ہتھ ودھا کے ساڈے لیکھ سنوارے

ماں دے کولوں منگن والے پاون ڈھیر شفاواں
خالی جھولیاں بھر بھر جاون گھر اپنے نُوں ماواں
شُکر گزاری کریئے اُچی اُچی مار کے نعرے

ماں مریم اے شاناں والی ربّ نے کرم کمایا
نُوری خاکی کرن سلاماں اُچا رُتبہ پایا
پیراں تھلے سوہنا چن تے سِر تے باراں تارے

مریا باد چہ ماں دا ڈیرا جِتھے فیض وے جاری
ماں پاندی اے خُوشیاں جھولی کہندی خلقت ساری
آمانی ، ماں دے دَر تے آ کے بُھل جاندے غم سارے

(73)

میرے دِن دا سُورج مریم میری رات دا تارا
ہر دَم آکھاں مریم مریم ، مریم ناں ایں پیارا

تیرے سِر دا تاج مُبارک رہندی دُنیا تیکر
اوتھے اوتھے چانن ہووے جِتھے پیئے لشکارا

تیرے کولوں منگن والے ڈِٹّھے جھولیاں بھردے
تیرے گھر وِچ تھوڑ نہ ماتا آکھے ایہہ جگ سارا

تیری ذات چ چھلّاں مارے پیار دا اِک سمندر
ہر اک پاپی بخشیا جاوے جے تُوں کریں اِشارہ

تیرے دَر تے چھوٹے وڈّے اِکو جیہے نے سارے
ایتھے آ کے ویکھیا ماں ویکھو عجب نظارہ

(74)

لاٹاں مارے ماں مریم دے سِر تے تاج نُورانی
کہندے لوکی ماں مریم ہے عرش فرش دی رانی

ماں مریم دے وانگوں کریئے ربّ دی شُکر گُزاری
ماں مریم نے اپنے ربّ دی کیتی تابعداری
دُنیا یاد کرے گی ہر دَم اوہدی پریم کہانی

ماں مریم اَسماناں اُتے سَجری صُبح دا تارا
اوہدا پُت جے ویکھو سارے جگ دا بخشن ہارا
اوہدے ویکھ کرِشمے ہوندی خلقت وچ حیرانی

ماں مریم دِیاں صِفتاں لوکی گھر گھر دے وچ کر دے
ماں مریم دے دَرتے آ کے خالی جھولیاں بھر دے
منگ لے ماں دے کولوں تُوں وی دیر نہ کرہُن آمانی

(75)

خالِق خُدا نے دی ہے مریم کی روزری
خُوشبو گلُاب کی ہے مریم کی روزری

اِس میں چُھپی ہے اپنے جِیون کی ہر خُوشی
تاریکیوں میں ہم کو مِلتی ہے روشنی
راحت سے یہ بھری ہے مریم کی روزری

پڑھتا ہے جو بھی اُس پر ہوتی ہیں رحمتیں
کرنے سے یہ عِبادت مِلتی ہیں برکتیں
مومِن کی زِندگی ہے مریم کی روزری

رحمت کا ہے یہ مرکز پُھولوں کا ہے یہ ہار
بھیدوں کو ہم پہ ہر دم کرتی ہے آشکار
نعمت بہت بڑی ہے مریم کی روزری

(76)

سوہنا تاج

ماں مریم دے سِر تے ربّ نیں سوہنا تاج سجایا
سوہنے ربّ دے کولوں ماں نیں اُچّا رُتبہ پایا

ماں دی ہاں دے وچ لُکی سی سارے جگ دی مُکتی
دُنیا دے وِچ کِتے نہ ڈِٹھّی مریم ورگی ہستی
ماں دی ہاں نے ویکھو سارا پاپی جگّ بچایا

ماں مریم دا رُوپ نیارا صدقے واری جاواں
ماں مریم دے گیت میں ساری دُنیا دے وِچ گاواں
ماں مریم دے نال زمیں تے سوہنا یِسُوع آیا

ساڈے پیار دی خاطر ماں نے دِتی ہر قربانی
دُنیا یاد کرے گی ہر دَم اُس دی پیار کہانی
سُولی ہیٹھ کھلو کے ماں نے پُت دا ساتھ نبھایا

(77)

تاج عقیدت والا

تاج عقیدت والا تیرے سر پہ سجاتے ہیں
تیرے دَر پر آ کر ماں تُجھے پیار دِکھاتے ہیں

بے اولادوں کی بھی دُعائیں پُوری ہوتی ہیں
جھولیاں بھر بھر جاتی ہیں جو مائیں روتی ہیں
دِل کی مُرادیں سارے تیرے دَر سے پاتے ہیں

تونے ربّ کے مَنصُوبے کی ایسی کی تکمیل
تیرے باطن میں اُتری ہے مریم پاک اِنجیل
تیری پاک پہاڑی پر ہم دِیپ جلاتے ہیں

خَلقت تیرے نام کی مالا جپتی رہتی ہے
تُجھ کو ماں یہ عظمت آپ خُدا نے بخشی ہے
ماں کی شان میں نعرے مآنی مِل کے لگاتے ہیں

(78)

مقدسہ مریم خاتونِ فاطمہ

(عید 13 مئی)

فاطمہ پر اوتار ہے تیرا ماں مریم
جگ سے گہرا پیار ہے تیرا ماں مریم

ظاہر ہو کر راز تھے کھولے بچّوں پر
پیار کے بول تھے بولے مَن کے سچّوں پر
اُلفت کا اِظہار ہے تیرا ماں مریم

تیرے اِس ظُہُور کا چرچا ہر سُو ہے
فاطمہ کی گلیوں میں تیری خُوشبو ہے
پھُولوں کا یہ ہار ہے تیرا ماں مریم

تُو نے اَمن مَحبّت کا پیغام دیا
تُو نے اپنے بیٹے جیسا کام کیا
سارا یہ سَنسار ہے تیرا ماں مریم

Rekhta

(79)

مُقدسہ مریم خُدا کی ماں کی عید

(یکم جنوری)

خُدا کی ماں ، ہماری ماں ، سلام ہو ، کنواری ماں
وکیلا ہے ، ہماری تُو ، نِثار ہے ، ہماری جاں

عطا کی ہیں بُلندیاں جہاں میں ربّ نے خُود تجُھے
نَجات کے یہ پھُول سب ترِی وفا سے کھِل اُٹھے
ترِے ہی بیٹے کے سبب لہکتا ہے یہ سب جہاں

سفیر تھی وہ پیار کی ، تھی چاہتوں کا وہ نِشاں
صلِیب کے تلے کھڑی تھی خُود ہماری ترجماں
وہ یکتا ہے وہ بے مِثل ، بتاؤ اُس سا ہے کہاں

سلام کرتے ہیں کُروبی تُجھ کو کِتنے پیار سے
تُو آسماں کی رانی ہے بچائے غم کے وار سے
مُقام تیرا کِس طرح یہ آمانی اب کرے بیاں

(80)

مُقدسہ مریم خدا کی ماں کی عِید

(یکم جنوری)

پاک ماں مریم خُدا کی والِدہ
عَورتوں میں مَرتبہ تیرا بڑا

تُو ہمیشہ باپ کے تابع رہی
باعثِ تقلید ہے ماں تُجھ سے ہی
سالِ نَو کی کر رہے ہیں اِبتدا

ربّ نے تُجھ کو بخشا ہے اعلیٰ مُقام
تُجھ کو کرتے ہیں فرِشتے بھی سَلام
ذِکر تیرا ہو رہا ہے جا بجا

ہر زَباں روزِ ازل سے یہ کہے
اَمن سے ہر شخص دُنیا میں رہے
بیٹے سے کر تُو ہماری اِلتجا

Rekhta

(81)

کِتنا پیارا نام ہے مریم
اُونچا تیرا مُقام ہے مریم

بیٹے نے ہے موت کو جیتا
اب تو موت غُلام ہے مریم

کلمہ باطن میں اُترا ہے
تیرا بطن کلام ہے مریم

تُجھ کو عظمت بخشی گئی ہے
تُجھ کو میرا سلام ہے مریم

تیرے دَر کا اَب سوالی
ہر اِک خاص و عام ہے مریم

جنازه

(82)

خُدائے قادِر کے ہاتھ میں ہے
نِظام سارا ہی زِندگی کا
زمیں کے اُوپر فلک کے نیچے
ہر ایک غم کا ہر اِک خُوشی کا

اَجل کا مالِک خُدائے بر تر
حَیات کا بھی وہی ہے مالِک
تسلّی دِل کی ہمیں ہے دیتا
خُوشی کا ہو وقت یا غمی کا

اُسی نے کیں ہیں حدّیں مُقرر
ہے جِس کے ہاتھوں میں سانس اپنی
ہاں لوٹ جاتے ہیں پاس اُس کے
مُقامِ آخر ہے وہ سبھی کا

(83)

زِندگی تو عطائے ربّی ہے
بیش قیمت ہے خُوب صُورت بھی
مَیں نے اچھّی لڑائی لڑ لی ہے
مَیں نے ایمان کو سنبھالا ہے
میرے چاروں طرف اُجالا ہے

دَوڑ کو مَیں نے کر لیا پُورا
مَیں بہایا گیا تپاون سا
مُجھ پہ آتا ہے اُس کو پیار ہی پیار
تاج میرے لئے صَداقت کا
خُود خُداوند نے کِیا تیّار

خُود وہ عادِل بھی ہے وہ مُنصف بھی
تاج ابدی فقط وہ دے گا اُنہیں
عُمر بھر اُس میں جو رہے قائم
جو مَحبّت میں اُس کے ساتھ چلے
اُس کی آمد کے مُنتظِر دائم

(2- تیموتاؤس 4:6-8 سے ماخوذ)

(84)

ہر ایک چیز کا ہے وقت راز پاؤ تُم
خُدا سے پیار کرو اُس کے پاس آؤ تُم

کہ اُس نے وقت مُقرّر کِیا ہے آنے کا
کہ ایک وقت ہے پھر اِس جہاں سے جانے کا

کہ ایک وقت فقط ہے خَموش رہنے کا
کہ ایک وقت ہے ہر ایک بات کہنے کا

کہ ایک وقت ہے دِل سے خُوشی منانے کا
کہ ایک وقت ہے رونے کا اور رُلانے کا

ہے ایک وقت زمانے میں بس مَحبّت کا
سُنو کہ وقت بھی ہے اِس جہاں میں نفرت کا

ہے وقتِ صُلح بھی دیکھو اِسی زمانے میں
کہ وقتِ جنگ میں دُشمن رہے نِشانے میں

کہ آپ وقت کو برکت خُدا نے دی ہے سُنو
کلامِ پاک پڑھو اور بدی سے دُور رہو

(جامع 3 باب سے ماخوذ)

شادی بیاه

(85)

جِن کو جوڑا خُدائے قادِر نے
اُن کو ہرگز جُدا نہیں کرنا

دو نہیں اب سے اِک بدن تُم ہو
ہر خُوشی غم میں ساتھ مِل کے چلو
ایک دُوجے کا دَم سدا بھرنا

ناصری دیتا ہے ہر ایک خُوشی
راہ بھی حق بھی زِندگی ہے وہی
راہِ حق پر ہمیشہ تُم چلنا

اپنے ربّ سے وفا نبھاؤ تُم
گیت اُس کے ہمیشہ گاؤ تُم
اُس میں جینا اُسی میں ہی مرنا

(86)

خُوشیوں کا دِن ہے آیا خُوشیاں سبھی منائیں
شادی ہے پاک بندھن، دِل میں یہ ہم بِٹھائیں

سارے ہیں وقت اُس کے ہم سب کا جو خُدا ہے
یہ دِن خُوشی کا دیکھو اُس نے عطا کِیا ہے
جِس نے یہ دِن دِکھایا نغمے اُسی کے گائیں

اِس جوڑے کو مبارک لمحے یہ چاہتوں کے
خُوشیاں ہیں رقصاں دیکھو، دِن ہیں مَسرّتوں کے
برکت وہ دے رہا ہے برکت اُسی سے پائیں

چلنا خُدا میں ہرپل ، رَستہ ہے ہر خُوشی کا
جِیون ہے کرتا روشن دیکھو وہ ہر کِسی کا
سچّی یہ بات آمانی ہرگز نہ بُھول جائیں

(87)

تُم کو شادی مُبارک خُدا میں چلو
کام نیکی کے سارے جہاں میں کرو

تُم کو کرنے نہ پائے جُدا کوئی بھی
دُور تم سے ہمیشہ رہے ہر بدی
ہاتھ خالِق کا ہر گام تھامے رکھو

ایک تن اُس نے تُم کو بنایا ہے اَب
راستہ ہر خُوشی کا دِکھایا ہے اَب
اپنے ربّ میں جِیو اپنے ربّ میں مرو

تُم کو ربّ سے مِلیں گی بہت برکتیں
تُم کو دے گا سُنو وہ بڑی نعمتیں
ہر خُوشی غم میں اُس میں ہی قائم رہو

(88)

شادی کا دِن ہے آیا
خُوشیاں ہزار لایا

وعدے کئے ہیں تُم نے
چاہت کے اور وفا کے
اپنے خُدا سے دیکھو
جذبہ ہے خُوب پایا

نیکی کے کام کرنا
مِثلِ چراغ جلنا
نُورِ خُدا کا ہو گا
تُم پر ہمیشہ سایہ

سارے ہی مِل کے گائیں
ہونٹوں پہ ہیں دُعائیں
کرتے ہیں شُکر اُس کا
جِس نے یہ دِن دِکھایا

مُتفرِقات

(89)

خُوں کے رِشتے

خُوں کے رِشتے بڑے ہی پیارے ہیں
اِک لڑی میں پِروئے سارے ہیں

رَنج و غم میں سہارا دیتے ہیں
دِن غموں کے یہ بانٹ لیتے ہیں
آسماں پر چمکتے تارے ہیں

ماں کا نِعمُ البدَل نہیں ہوتا
باپ سا بھی نہیں کہیں ہوتا
عُمر بھر کے یہی سہارے ہیں

بھائی ، بہنوں کو پیار دیتے ہیں
جان اِن پر وہ وار دیتے ہیں
رنگ دُنیا میں اِن سے سارے ہیں

جاں سے رکھو عزیز ہر رِشتہ
ٹُوٹ جائے تو پِھر نہیں جُڑتا
دَرد اپنوں کے آؔمانی بھارے ہیں

Rakhta

(90)

یسوع بادشاہ کی عِید

سارے جہاں کا بادشاہ آتا ہے دیکھئے
چاہت سے اپنے پاس بُلاتا ہے دیکھئے

قادَر بھی ہے قوی بھی ہے کہتا ہے یہ کلام
آبِ بقا پِلا تا ہے شِیریں ہے اُس کا جام
سارے جہاں پہ جان لُٹاتا ہے دیکھئے

اُس کا لِباس پاک ہے صُورت میں ہے جلال
قوّت کا ہے وہ بادشاہ سب کو کرے بحال
ہم کو وہ دَرد و غم سے بچاتا ہے دیکھئے

اعلیٰ ہے اُس کا نام جو ہر نام سے بڑا
سب سے وہ پیار کرتا ہے سب کا ہے وہ خُدا
سارا ہی اِختیار وہ پاتا ہے دیکھئے

اُس کی ہے یہ زمین یہ اُس کا ہے آسماں
کون ومکاں اُسی کے ہیں اُس کا ہے کُل جہاں
قُدرت وہ اپنی ہم کو دِکھاتا ہے دیکھئے

(91)

میرے سِر تے گُناہواں دا سی بھار
یِسُوع ناصری نیں دِتا اے اُتار

دِیوا بُجھیا سی ویکھو میرا بَلدا
نیکی والا کوئی کم نئیں ساں کردا
میرے یِسُوع مینوں دِتا اے سنوار

خورے کہڑے کماں وِچ ساں میں رُجیا
ڈُونگھے پانیاں دے وِچ ساں میں ڈُبیا
غوطے کھاندا ساں میں اِدھ وِچکار

کِیہ بھروسا آمانی اُکھڑیاں ساہواں دا
گِیت ناصری دے سب نوں سُناواں گا
ڈُبی بیڑی میری لائی جنہے پار

(92)

میری سِپر میری ڈھال
میرا یِسُوع میرے نال

میرے نال ہے اُس دا نُور
میتھوں رہن بلاواں دُور
اپنا ہَتھ ودھا کے اوہ
دیندا اے میری مُشکِل ٹال

ہور اِک معجزہ کر دے گا
خالی جِیون بھر دے گا
اوہدی منّ کے تُوں اِک وار
ڈُونگھے پانی سُٹّ ہاں جال

شام سویرے گاواں میں
اوہدی حمد سُناواں میں
آمانی وچ حیاتی دے
جِس نیں کیتے کم کمال

Rekhta

(93)

میرا خُدا چوپان ہے اَب مُجھ کو ڈر نہیں
مَیں جِسم ہُوں وہ جان ہے اَب مُجھ کو ڈر نہیں

کرتا ہے کاٹ چھانٹ مِری اِتنے پیار سے
خُوش ہے مِری یہ جان مِرے غم گُسار سے
وہ میرا باغبان ہے اَب مُجھ کو ڈر نہیں

اُس نے سِتم اُٹھائے ہیں میرے ہی واسطے
آسان کر دیے ہیں جو مُشکِل تھے راستے
پُختہ مِرا اِیمان ہے اَب مُجھ کو ڈر نہیں

زِندہ مِری اُمید ہے زِندہ ہے روشنی
زِندہ ہر ایک لفظ ہے زِندہ ہے آگہی
زِندہ مِرا نِشان ہے اَب مُجھ کو ڈر نہیں

(94)

المسیح سے جو بات ہو جائے
رنج و غم سے نَجات ہو جائے

روشنی بانٹ دو زمانے میں
اِس سے پہلے کہ رات ہو جائے

دیکھ لوں ایک بار اُس کی جھلک
پِھر فنا میری ذات ہو جائے

نُور بن کر چمکنا راتوں میں
گُھپ اندھیروں کو مات ہو جائے

ذاتِ اقدس کا سایہ ہو مُجھ پر
بے مِثل میری ذات ہو جائے

وصلِ یسُوع نصیب ہو آمانی
ہِجر کے ساتھ ہاتھ ہو جائے

Rekhta

(95)

بِشپ پطرس یوسفؔ

عظیم خادِم، اے پیارے بِشپ، تُو دَردوغم میں بھی مُسکرایا
بڑی حلیمی و سادگی سے خُدا سے عہدِ وفا نبھایا

وفا شعاری و علم و دانش کے سب خزانے اِنعام پائے
تُو تھا مُعلّم، خُدا کا بندہ، چَراغ تُو نے کئی جلائے
تُجھے مَحبّت تھی بے کسوں سے، ہمیشہ کرتا تھا اُن پہ سایہ

تِری طبیعت تھی عاجزانہ، تھا خاصا تیرا وفا شعاری
تھی ختم مہمان داری تُجھ پر، سبھی پہ ہی تُو نے جان واری
تُو سچّا پیرو تھا المسیح کا، تُو ہر کِسی کے ہی کام آیا

(96)

کاہنانہ مخصُوصیت

مَیں ہُوں شاکِر تِرا اے پاک خُدا
پاک خِدمت یہ تُو نے کی ہے عَطا

گرچہ قابِل نہیں تھا مَیں تیرے
بطنِ مادر سے چُن لیا ہے مُجھے
دے کے خِدمت مُجھے کہانت کی
تُو نے مُجھ کو کرم کِیا ہے عطا

عُمر بھر تیری پیَروی میں کروں
تیری راہوں پہ ہی ہمیشہ چلُوں
آخری سانس تک اے میرے خُدا
مَیں نِبھاؤں کِیا جو عہدِ وفا

Fakhta

میرے ہاتھوں کو پاک کر دے تُو
روحِ اقدس سے مُجھ کو بھر دے تُو
غم کے ماروں پہ جب مَیں ہاتھ رکھوں
تیری قُدرت سے سب ہی پائیں شِفا

(97)

کاہِن کی سالگرہ

مبارک ہو مبارک ہو خُدا کے پاک کاہِن کو
جَنم دِن کی مُبارک ہو خُدا کے پاک کاہِن کو
تُوُ کاہِن تھا ہمیشہ سے تُو کاہن ہی رہے دائم
تِری خِدمت مِثالی ہے تِرا جذبہ رہے قائم
مُبارک ہو مُبارک ہو جنم دِن کی مُبارک ہو

(98)

کاہن کی وفات

حِیاتی میں ہمیشہ ہی ڈَگر سِیدھی جو رکھتے ہیں
کہاں مرتے ہیں یِسُوع سے جو ہر دَم پیار کرتے ہیں

(99)

کاہن کی وفات

جو دُنیا میں خُدائے پاک کے سائے میں چلتے ہیں
کہاں تھکتے ہیں وہ ہر گام پر آگے ہی بڑھتے ہیں
ہماری آنکھ سے اَوجھل بظاہر ہو تو جاتے ہیں
مگر مرتے نہیں جو المسیح سے پیار کرتے ہیں

(100)

میری اُمّت کو تُم تسلّی دو
ربّ کا فرمان ہے سُنو لوگو

تُم مسیحا کی رَہ کرو تیّار
اور بناؤ ڈَگر بھی تُم سِیدھی
اُس کی راہوں پہ تُم ہمیشہ چلو

ہر بشر گھاس کی طرح ہے یہاں
اُس کی حشمت ہے پھُول کے جیسی
بات دِل میں یہ اپنے تُم رکھو

گھاس کا پھُول گِرتا ہے آخر
پَر خُدا کا کلام اے لوگو
زِندہ رہتا ہے تا ابد دیکھو

(اشعیا 40 باب سے ماخوذ)

(101)

کرنتھیوں 13 باب (منظوم)

نغمۂ مَحبّت

مَیں زَبانیں فِرشتوں کی بولُوں
اور دَھرتی کے سارے لوگوں کی
اور مُجھ میں نہ یہ مَحبّت ہو
تو مَیں پیتل ہوں ٹھنٹھناتا ہُوا
یا مَیں ہُوں جھانجھ جھنجھناتی ہُوئی

پاس میرے ہو عِلم کی نعمت
اور ہر راز کی خبر ہو مُجھے
اور نعمت بھی ہو نبُوّت کی
اور پُختہ یقیں بھی ہو میرا
اور ہٹا دُوں پہاڑ پل بھر میں
ہِیچ ہُوں مَیں نہ گر مَحبّت ہو

مال مسکِینوں کو کِھلا بھی دُوں
اور جلانے کو دے دُوں اپنا بدن
اور مُجھ میں نہ یہ محَبّت ہو
تو مُجھے کچھ بھی پھِر نہیں حاصِل

یہ محَبّت بڑی ملائم ہے
یہ محَبّت بڑی ہی صابِر ہے
یہ محَبّت نہیں حسد کرتی
یہ کبھی مارتی نہیں شیخی
یہ کبھی پُھولتی نہیں لوگو
کام کرتی نہیں یہ نازَیبا

یہ نہیں کرتی خُود پرستی کبھی
غُصّہ وَر بھی نہیں ہے یہ ہوتی
بد گُمانی بھی یہ نہیں کرتی
خُوش یہ ناراستی سے ہوتی نہیں
خُوش یہ ہوتی ہے راستی سے بہت

یہ محَبّت ہے ڈھانپتی سب کُچھ
اور بَاور یہ کرتی ہے سب کُچھ
اور اُمید بھی یہ رکھتی ہے
سب کی برداشت بھی یہ کرتی ہے

یہ محَبّت کبھی نہیں جاتی
ختم ہو جاتی ہے نبُوّت بھی
بند ہو جاتی ہیں زَبانیں بھی
عِلم ناقِص ہے مِٹ ہی جاتا ہے
اور نبُوّت بھی نا تمام یہاں

جب بھی آئے گا ایک دِن کامِل
یہ جو ہے نا تمام جائے گا
جب میں بچّہ تھا مِثلِ بچّہ ہی
بولتا بھی سمجھتا بھی تھا سُنو
مَیں نے دیکھو جوان ہوتے ہی
بچپنے سے اُٹھا لیا ہے ہاتھ

آئینے میں ہیں دیکھتے جب بھی
ہم فقط دیکھتے ہیں دُھندلا سا
رُوبرُو دیکھیں گے مگر اُس وقت
گرچہ ہے عِلم نا تمام مِرا

جان لُوں گا میں سب مُکمل تب
جیسے مَیں بھی ہوں جانا جاتا ابھی
یہ اُمید و محَبّت و ایمان
گرچہ قائم تو ہیں یہ تینوں ہی
اِن میں افضل مگر محَبّت ہے

(102)

نغمۂ مَحبّت

میں زَبانیں فِرشتوں کی بولُوں اگر
اور مَحبّت نہ مُجھ میں ذرا ہو تو پِھر
مَیں ہُوں پیتل کوئی ٹُھنٹھناتا ہُوا
یا کوئی جھانجھ ہُوں جَھنجناتی ہوئی

مال مسکینوں کو سب کِھلا دُوں اگر
اور جلانے کو بھی دُوں یہ اپنا بدن
اور مَحبّت نہ مُجھ میں ذرا ہو تو پِھر
زِندگی روئے گی مُسکراتی ہوئی

آئینے میں ابھی صاف دِکھتا نہیں
رُوبرو دیکھیں گے ہم مگر ایک دِن
جان لیں گے اُسے جو ہے کامِل خُدا
جان میں جان آئے گی جاتی ہوئی

یہ مَحبّت بھی اُمید ، ایمان بھی
ہیں اَزل سے ہی قائم سُنو مومنو
اِن میں اعلیٰ و افضل مَحبّت ہی ہے
جاگتی اور سب کو جگاتی ہوئی

(1-کرنتھیوں13باب سے ماخوذ)

(103)

یِسُوع کا پاک دِل

ہر دَرد کی دَوا ہے یِسُوع کا پاک دِل
سب کے لئے شِفا ہے یِسُوع کا پاک دِل

آئے جو پاس اُس کے پائے سَکُونِ دِل
راحت کی یہ جگہ ہے یِسُوع کا پاک دِل

مُجھ کو نہیں تمنّا دُنیا کے مال کی
مُجھ کو جو مِل گیا ہے یِسُوع کا پاک دِل

مقصد حَیات کا بھی واضح دِکھائی دے
جب سے مری نِگہ ہے یِسُوع کا پاک دِل

مآنی مَیں جان واروں اِس پر تمام عُمر
پیارا مُجھے لگا ہے یِسُوع کا پاک دِل

(104)

مرحوم ایمانداروں کی عید

2 نومبر

باپ جو دیتا ہے مُجھ کو پاس میرے آئے گا
پاس میرے آئے گا جو ابدی جیون پائے گا
گیت خُوشی کے گائے گا

باپ کی مرضی کو پورا کرنے ہُوں آیا ہُوا
وہ مبارک ہے کہ جِس پر باپ کا سایہ ہُوا
باپ سے مانگے گا جو بھی اُس کو سب مِل جائے گا
گیت خُوشی کے گائے گا

دائمی جیون سے پہلے موت سے گزریں گے سب
بیٹے پر ایماں جو لائیں ہر خُوشی دیکھیں گے سب
یومِ آخر ہر کوئی جیون نیا پھِر پائے گا
گیت خُوشی کے گائے گا

(یوحنا6:37-40 سے ماخوذ)

(105)

ہم بَھروسہ خُدا پہ کرتے ہیں
اُس کی راہوں پہ آؤ چلتے ہیں

آسماں کے پَرندوں کو دیکھو
وہ نہ بوتے ہیں کاٹتے بھی نہیں
کُچھ بھی رکھتے نہیں ہیں کھتّوں میں
باپ کرتا ہے پرورش اُن کی
دَم وہ اُس کا ہمیشہ بھرتے ہیں

مَت کرو فِکر جان کی لوگو
کھائیں گے اور ہم پئیں گے کیا
جان خوراک سے عزیز نہیں؟
ہے یہ پوشاک سے بدن بہتر
نُور بن کر ہم آگے بڑھتے ہیں

(متی 6:25-26 سے ماخوذ)

(106)

آمد کے دُوسرے اِتوار کی اِنجیل

مَیں یُوحنا ہُوں اِصطباغی ہُوں
میری باتوں پہ اپنے کان دَھرو

مَیں پیمبر خُدائے قادِر کا
اُس نے مُجھ کو چُنا ہے خُود دیکھو
کہ میں تیّار اُس کا رَستہ کروں
اور بناؤں ڈَگر بھی مَیں سِیدھی
تُم گُناہوں سے اپنے توبہ کرو

مَیں یوحنا ہوں اِصطباغی ہُوں
میری باتوں پہ اپنے کان دَھرو

وہ جو آتا ہے زور آور ہے
مَیں نہیں ہُوں ذرا بھی اِس قابل
اُس کی جُوتی کا تَسمہ بھی کھولوں
یہ فقط اِصطباغ پانی کا
وہ تمہیں دے گا روحِ پاک سُنو

مَیں یوحنا ہوں اِصطباغی ہُوں
میری باتوں پہ اپنے کان دَھرو

(مرقس 1:1-7 سے ماخوذ)

(107)

جُوبلی کا گیت

جُوبلی تیری پاک حُضُوری میں ہم لوگ مناتے ہیں
گیت خُوشی کے گاتے ہیں ہم گیت خُوشی کے گاتے ہیں

جُوبلی ہم کو ربّ کی رحمت یاد دِلانے آئی ہے
خِدمت میں عظمت ہے دیکھو یہ بتلانے آئی ہے
لوگ مُبارَک ہیں جو گھر گھر روشن دِیپ جلاتے ہیں

کام رِسالت کا سونپا ہے میرے مسیح نے چاہت سے
دیکھو ہم بھر پُور ہیں ہر دَم روحِ پاک کی برکت سے
کِتنے پاک قدم اُن کے جو خوشخبری پھیلاتے ہیں

جُوبلی پر ہم تجُھ سے وفا کی کرتے ہیں تجدیدِ نَو
یا ربّ خدمت کے شعلے کی ماند نہ ہونے دیں گے لَو
تجُھ سے باندھا ہے جو ہم نے عہدِ وفا دُہراتے ہیں

(108)

شِفا کے لئے

زِندگی کے خُدا رحم اپنا دِکھا
ہاتھ اپنا بڑھا چُھو کے دے تُو شِفا

گیت تیری وفاؤں کے گاتے ہیں ہم
ہاتھ اپنے دُعا میں اُٹھاتے ہیں ہم
آسماں سے کرم اپنا کر دے عطا

چاشنی پیار کی تیری باتوں میں ہے
زِندگی موت تیرے ہی ہاتھوں میں ہے
روگ کیسا بھی ہو تیرے آگے ہے کیا

تیرے آگے دُعا میں جُھکاتے ہیں سَر
اے خُدا ہم پہ ہو اِک کرم کی نظر
تیرے لوگوں پہ چمکے تِری ہی ضیا

(109)

مقدس پولوس کی تبدیلی کی عِید

25 جنوری

تُو وسیلہ چُنا ہُوا ہے مِرا
میری خاطِر تُو دُکھ اُٹھائے گا

تُو ہے پولوس المسیح ہُوں مَیں
کیُوں ستاتا ہے میرے لوگوں کو
مُجھ کو دیتا ہے کِس لئے ایذا
مَیں جہاں بھیجوں گا تُو جائے گا

باندھ کر لاتا تھا تُو لوگوں کو
خوف کھاتے تھے مرد و زن تُجھ سے
اب نہیں دیکھ پہلے جیسا تُو
اب نہ لوگوں کو تُو ستائے گا

کام تجُھ کو اِلٰہی سونپا ہے
روحِ اَقدس کا تجُھ پہ سایا ہے
اَب تُو دے گا گواہی ہر سُو مِری
سب کو اِنجیل تُو سُنائے گا

(رسُولوں کے اعمال 1:9-22 سے ماخوذ)

(110)

مقدّس یُوسُف کی عِید

19 مارچ

تُو یُوسُف ہے پیارا خُدا کا ولی
مَحبّت خُدا سے تھی تجُھ کو بڑی

کہ لاکھوں میں تُو ہی تُو بس ایک تھا
تُو بندہ خُدا کا بہت نیک تھا
ہے ہر اِک زَباں پر تِری راستی

مِثالی زمانے میں کِردار تھا
ہاں مریم سے تجُھ کو بڑا پیار تھا
مَحبّت سے بھر پُور ہستی تِری

مسیحا سے تُو نے نِبھائی وَفا
خُدا نے تجُھے شان بخشی جُدا
ہمیشہ رہا تُو بڑا محنتی

Rekhta

(111)

تمام مُقدسین کی عید

1 نومبر

چمکتے سِتارے ہیں سارے مُقدّس
خُدا نے زِمیں پر اُتارے مُقدّس

دِل و جان سے پیار کرتے تھے ربّ سے
عِقیدت سے وہ پیش آتے تھے سَب سے
سبھی کو ہی لگتے ہیں پیارے مُقدّس

ہمیشہ خُدا کی وہ تمجید کرتے
وہ نیکی کی رَہ پر ہمیشہ ہی چلتے
حسیں ، خُوشنما ہیں نظارے مُقدّس

خُدا کی مَحبّت میں ہر غم سے گُزرے
وہ راہِ وفا میں نہ ہرگز ہی بِکھرے
ہمارے ہی جیسے ہیں گرچہ مُقدّس

(112)

کامیابی کے بعد شکر گزاری

خُدا کا مِل کے ہیں شُکر کرتے
چَراغ ہاتھوں میں لے کے چلتے

تمہاری محنت ہے رنگ لائی
خدائے قادِر خُوشی دِکھائی
اُسی کا ہر گام دَم ہیں بھرتے

ہمیشہ آگے ہی بڑھتے رہنا
ہاں چلتے رہنا ہاں چلتے رہنا
کٹھن ہیں بے شک تمام رستے

وطن کی ہر پل ہی شان ہو تُم
خُدا کے لوگوں کی آن ہو تُم
یہ کرنا ثابِت ہر اِک عمل سے

(113)

ماؤں کا عالمی دِن

تِری آغوش ماں اور سَب دُعائیں یاد آتی ہیں
فَضا اپنے وہ گاؤں کی ہوائیں یاد آتی ہیں

بڑی ہی دیر تک میرا وہ رَستہ دیکھتے رہنا
پریشاں دیکھ کر مُجھ کو وہ تیرا جاگتے رہنا
تِری ممتا وہ تیری سب اَدائیں یاد آتی ہیں

ذرا سی بات پر اپنے جو ناطہ توڑ لیتے ہیں
سبھی رِشتے کٹھن لمحوں میں جب مُنہ موڑ لیتے ہیں
بڑی شِدت سے پھر بچّوں کو مائیں یاد آتی ہیں

دیارِ غیر میں آسانی میسّر ہے سبھی کُچھ پر
کہیں بھی جا بسیں لیکن نہیں گھر سا کہیں بھی گھر
وہ ماں کے ہاتھ کی روٹی غِذائیں یاد آتی ہیں

(114)

مُقدسہ کیتھرین آف سی اینا

عید 29 اپریل

مُقدسہ کیتھرین تیری وفاداری پہ ہم وَاری
مسیحا کی مَحبّت میں گزُاری زِندگی ساری

دِیا ہے درس تُو نے ہم کو روزہ اور ریاضت کا
گُنہ سے دُور رہنے کا دیانت اور سخاوت کا
خُدائے پاک نے سونپی ہیں ذِمّہ داریاں بھاری

رَقم کرتی تھی خوابوں میں بشارت جو بھی پاتی تھی
خُدا کے پیار میں کیسے رہیں قائم بتاتی تھی
مِثالی ہے تِرا جذبہ ، مسیحا سے وفاداری

کریں خِدمت خُدا کی ہم مَحبّت اور عِقیدت سے
کِیا پرچار تُو نے ہم رہیں خواہاں صَداقت کے
رہے گی یاد ہم کو تیری حکمت اور سمجھ داری

(115)

شُکر گزاری کرتے جائیں
کثرت سے ہم برکت پائیں

تیرے ہیں سب مال خِزانے
مثلِ ہابیل دِل نذرانے
یا ربّ تیری نذر چڑھائیں

تیری ہیکل میں ہم آ کر
تُجھ کو اپنا پیار دِکھا کر
تیری عظمت اور بڑھائیں

ہر اِک بات میں شُکر گُزاری
خُوشیاں ہُوں یا غم ہو بھاری
پاس مسیحا کے ہم آئیں

Falkita

خالی کاسہ شافی بَھر دے
رُوحِ پاک کا سایہ کر دے
ہو جائیں سب دُور بلائیں

Rekhta

(116)

تُو نے چُھو کر کیا بحال مُجھے
کوئی بھی اب نہیں مَلال مُجھے

گیت تیرے مسیحا گاؤں گا
پیار تُجھ کو سَدا دِکھاؤں گا
تُجھ سے حاصِل ہُوا جمال مُجھے

تُونے خُود ہی مُجھے سَنبھالا ہے
دَرد و غم سے مُجھے نِکالا ہے
آپ تُو نے کِیا نِہال مُجھے

شُکر تیرا میں کرتا ہوں یا ربّ
تیری برکت سے ہے مِلا یہ سب
ایسا حاصِل نہیں کمال مُجھے

(117)

اچھا چرواہا

بھیڑ اُس کی ہُوں وہ ہے چَرواہا
پیار کرتا ہے دیکھو مُجھ سے بڑا

رنج و غم سے مُجھے بچاتا ہے
پاس اپنے مُجھے بُلاتا ہے
ہاتھ پھیلائے ناصری ہے کھڑا

وہ مِرے نام سے مُجھے جانے
پیار اپنا مُجھے وہ دِکھلانے
آسماں سے زِمیں پہ ہے اُترا

وہ اَزل سے ہی پیار ہے کرتا
ناصری تو ہے اچھا چرواہا
میری خاطِر وہ جان ہے دیتا

(118)

راتوں میں روشنی ہے
سب کی ہی زِندگی ہے

اُس کے حُضور آ کر
دِل کی خُوشی مِلی ہے

قائم رہوں میں اِس میں
خِدمت جو تُو نے دی ہے

تیرے ہی دم سے یا ربّ
پُھولوں میں تازگی ہے

ہم کو عطا تُو کر دے
دائم جو زِندگی ہے

رَستہ نَجات کا ہے
مآنی کی مُخلصی ہے

Rekhta

(119)

مِرے مالِک خُداوندا خُدایا
تُو فِطرت کے نظاروں میں سمایا

فلک سُورج زَمیں اور چاند تارے
بڑے دِلکش ہیں یا ربّ سب نظارے
نظر ہر ایک منظر میں تُو آیا

سَمُندر اور دَریا کی رَوانی
بیاں کرتی ہے تیری مہربانی
کہ تُو ہر ایک دِل میں ہے سمایا

نظر آتی ہے دُنیا میں جو چاہت
یہ دَلداری ، مَحبّت اور سخاوت
صِفت ہر ایک ہے تیری خُدایا

زمانے سے عداوت دُور کر دے
محبّت سے دِلوں کو آج بھر دے
بَدی کا ہو زَمانے سے صَفایا

(120)

جِندڑی چار دِناں دا میلہ اے
موت میلہ اُجاڑ دیندی اے
المسیح دا بدن جِنہاں کھاہدا
اوہدے لہُو چہ شریک وی ہو اے
موت ابدی حیات اوہناں لئی
جی اُٹھن گے اوہ روزِ محشر نُوں
اوہ نہ رَنج تے مَلال ویکھن گے
نُور دے وانگ ٓمانی چمکن گے
تے مسیح دا جلال ویکھن گے

(121)

جان و دِل تُجھ پہ ہی نِثار کروں
اے خُدا تُجھ سے اِتنا پیار کروں

تیری راہوں پہ مَیں چلوں دِل سے
تیری اِنجیل کو سُنوں دِل سے
تیرے وَعدوں پہ اِعتبار کروں

تُجھ سے چاہت نہ ہو کبھی بھی کم
تیری خاطِر اُٹھاؤں سارے غم
غم کے لمحے نہ مَیں شُمار کروں

تیری حشمت سے تیری رحمت سے
تیری قوّت سے تیری بَرکت سے
اِن خِزاؤں کو مَیں بہار کروں

(122)

کلیسیائی اِتحاد کا ہفتہ

18-25 جنوری

ایسا ہم اِتحاد بنائیں
یِسُوع میں سب اِک ہو جائیں

ایک ہے گلّہ اِک چرواہا
ایک قیادت ایک مسیحا
اُس کے ہی سب پیچھے آئیں

ایک عقیدہ ایک رِسالت
رکھیں سب سے میل محبّت
بات یہ اپنے دِل میں بِٹھائیں

Fakta

اَندھیاروں میں جلتا دِیا ہیں
ایک بدن کے سب اعضا ہیں
کہتی ہیں چَلتی یہ ہَوائیں

رُوحِ پاک کے ہم پر سائے
ہم ہیں گواہی دینے آئے
ہر گھر میں اِنجیل سُنائیں

(123)

زِندگی کا پاسباں ہے ناصری
چاہتوں کی داستاں ہے ناصری

غم کے ماروں کی شِفا بنتا رہا
خُود کو سُولی پر بھی قُرباں کر دیا
تُجھ سا کوئی بھی کہاں ہے ناصری

ہے تِرا وعدہ سدا سَنسار سے
لوگ رہتے ہیں جہاں پر پیار سے
تُو ہمیشہ ہی وہاں ہے ناصری

چاہیئے ہم کو بھلا اب اَور کیا
بیش قیمت تُجھ سا موتی مِل گیا
ہم کو لے چل تُو جہاں ہے ناصری

(124)

یِسُوع ناصری دے گیت مَیں گاواں
سارے روگاں توں اوہ دیندا اے شِفاواں
تے دسّو ہور کیہ چاہی دا

دِنے راتی جیہڑے یِسُوع نُوں پُکار دے
اَوہ نئیں کِسے وی میدان وِچ ہار دے
یِسُوع سُن دا اے ہاڑے نالے ہاواں
تے دسّو ہور کیہ چاہی دا

وِگڑی سی گلّ جیہڑی یِسُوع نیں بنائی اے
ڈُبّی ہوئی بیڑی اج اوہنے پار لائی اے
مَیں تاں لکھ لکھ شُکر مَناواں
تے دسّو ہور کیہ چاہی دا

خُوشی والا ہر اِک پل یِسُوع کول اے
ہر اِک مسئلے دا حَل یِسُوع کول اے
ہتھ چُک آمانی منگ دُعاواں
تے دسّو ہور کیہ چاہی دا

Rekhta

(125)

دَرد سے خالی کون ہے ساری دُنیا میں
یا ربّ تیری درد کی ماری دُنیا میں

اپنے سائے سے ڈرتے ہیں لوگ یہاں
اَنجانا سا خوف ہے طاری دُنیا میں

رنج و غم میں لوگ مَیں دیکھا کرتا تھا
اب ہے آئی میری باری دُنیا میں

ماں کے بعد نہیں کوئی بھی ماں جیسا
ڈُھونڈ کے دیکھ لیا ہے ساری دُنیا میں

غم سے بوجھل لوگ کہاں جی پائیں گے
درد و غم سے چُور ہماری دُنیا میں

اَمن کا پنچھی رُوٹھ گیا تب سے آمانی
ظُلم و سِتم ہے جب سے جاری دُنیا میں

Fakhta

(126)

تُم خُداوند میں سَب سَدا خُوش رہو
خُوش رہو مومنو ، خُوش رہو مومنو

ہر خُوشی کا ہے منبع ہمارا خُدا
ہم کو کرتا ہے رحم و کرم بھی عطا
وہ ہے قادِر خُدا سب یہ مِل کے کہو

ہم کو دیتا ہے کثرت سے وہ زِندگی
شادماں اُس میں رہنا ہو غم یا خُوشی
کام نیکی کے دُنیا میں ہر پل کرو

ہر بشر کے لئے جلوۂ طُور ہے
المسیح نُور ہے المسیح نُور ہے
اُس میں چلتے چلو آگے بڑھتے چلو

(فلپیوں 4:4 سے ماخوذ)

(127)

تیرے وعدوں پہ اِعتبار کروں
اے خُدا تیرا ہی سدا مَیں رہوں

آس کا دِیپ مَن میں جلتا رہے
جب مخالِف چلیں ہوائیں مِرے
مَیں نہ ٹھہروں ہمیشہ آگے بڑھوں

تُجھ پہ جاں میری یہ نِثار رہے
روشنی سے بڑا ہی پیار رہے
نُور بن کر اندھیروں میں مَیں جلوں

تھام لینا مُجھے تُو بانہوں میں
تھک کے گِرنے لگوں جو راہوں میں
تیری راہوں پہ ہی سدا مَیں چلوں

(128)

تنگی کے وقت خُدا سے رحم کی دُعا

میرے پیارے خُدا میرے پیارے خُدا
تُو ہے مُشکِل کُشا مانگوں تجُھ سے دُعا

مَیں تو کمزور ہوں مَیں تو لاچار ہوں
تیرے رحم وکرم کا طَلب گار ہُوں
چُھو کے مُجھ کو خدایا تُو دے دے شِفا

تیری اُلفت کے نغمے میں گاتا رَہوں
ساری دُنیا کو مَیں یہ بتاتا رَہوں
بخش دیتا ہے تُو ہم سبھوں کی خَطا

تیری راہوں پہ ہر گام چلتا رَہوں
کام نیکی کے دُنیا میں کرتا رَہوں
مَیں اندھیروں میں بانٹوں تِری ہی ضیا

(129)

دُوسرا صلیبی کلمہ

آج ہی تُو میرے ساتھ فِردوس میں ہو گا

مسیح پہ لاتے ہیں اِیمان جو زَمانے میں
وہ دیر کرتا نہیں موت سے بچانے میں
وہ بخش دیتا ہے پل بھر میں جیسی بھی ہو خطا

وہ جِس نے ساری حِیاتی ستایا لوگوں کو
وہ جِس نے خُون کے آنسُو رُلایا لوگوں کو
بڑھا کے ہاتھ مسیحا نے اُس کو تھام لیا

نَجات کا وہ خُدا ہے بچاتا ہے سب کو
وہ اپنا پیار ہمیشہ دِکھاتا ہے سب کو
اُسی کے ہاتھ میں آمانی ہے ہر بشر کی بقا

Fokhta

(130)

ماؤں کے لئے

مَیں تُمہارا خُدائے قادِر ہُوں
تُم کو ہر پل عزیز جانُوں گا

ماں نہیں بھُولتی ہے بچّے کو
جو ابھی شِیر خوار ہے دیکھو
ایسا ہو جائے بھی اگر مُمکِن
مَیں نہ تُم کو کبھی بھی بھُولوں گا

مَیں نے کھودا ہے نام تُم سب کا
اپنے ہاتھوں کی ہر ہتھیلی پر
پیروی کرنا میرے حکموں کی
مَیں ہمیشہ ہی تُم کو چاہوں گا

Rekhta

جب کبھی تھک کے بیٹھ جاؤ گے
آ گے بڑھنا محال ہو گا سُنو
اور پُکارو گے جب زِمیں سے مُجھے
آسماں سے مدد کو اُتروں گا

(اشعیا 15:49 تا 17 سے ماخوذ)

Rekhta

(131)

مسیح خُداوند کے بپتسمہ کی عید

جلیل کے ناصرت سے آ کر
مسیحا نے اِصطباغ پایا

یہ کہہ رہا ہے یُوحنا سب سے
ہے ایک مُجھ سے بھی زور آور
کہ اُس کی جُوتی کا تَسمہ کھولوں
مَیں اُس کے لائق نہیں ذَرا سا

جلیل کے ناصرت سے آ کر
مسیحا نے اِصطباغ پایا

یہ آسماں سے پُکار آئی
بہت ہی خُوش ہُوں مَیں دیکھ تُجھ سے
تُو میرا بیٹا بہت ہی پیارا
مسیح نے رُوح کو اُترتے دیکھا

جلیل کے ناصرت سے آ کر
مسیحا نے اِصطباغ پایا

(مرقس 1:7–11 سے ماخوذ)

Fakhta

(132)

تیرے الطار کو سجاتے ہیں
اپنی چاہت کے تحفے لاتے ہیں

ایک اِک شے کا تو ہی خالِق ہے
ساری دُنیا کا تُو ہی رازِق ہے
گیت تیرے خُدایا گاتے ہیں

پاس تیرے خُدایا آ کر ہم
گیت تیری وفا کے گا کر ہم
پیار اپنا تُجھے دِکھاتے ہیں

مثلِ شیشہ تو صاف کر دے اسے
اے خدایا تو پاک کر دے اِسے
دل شِکستہ جو لے کے آتے ہیں

(133)

سب ناموں سے اعلیٰ نام ہے یِسُوع کا
ابدی جِیون دینا کام ہے یِسُوع کا

اُس کے نام پہ ہر اِک گھُٹنا جُھکتا ہے
ربّ نے اُس کو اُونچا رُتبہ بخشا ہے
دو دھاری تلوار کلام ہے یِسُوع کا

ربّ نے اُس کے ہاتھ میں قُدرت بخشی ہے
ہم کو دِل کی راحت اُس سے مِلتی ہے
ذِکر لبوں پر صبح و شام ہے یِسُوع کا

مَیں جِیون کی روٹی ہُوں وہ کہتا ہے
پینے کو وہ اپنا خُون بھی دیتا ہے
آمانی کِتنا شیریں جام ہے یِسُوع کا

گیت نِگار کی دیگر تصانیف

طبع شُدہ کتابیں:

1۔ عالم اور درویش	ستمبر 2000
2۔ کیپوچن مشاہیر	جنوری 2002
3۔ فاختہ رقص کرے گی	جون 2002
4۔ پہلی نظم مَحبّت ہے	جون 2003
5۔ ساون میں پھُول کھِلے	مئی 2005
6۔ فضل دُکھیا (فن اور شخصیت)	فروری 2007
7۔ روشنی بانٹ دو زمانے میں	مارچ 2025
8۔ تِرے گیت گائیں (ای۔کتاب)	ستمبر 2025

زیرِ طبع کتابیں:

1۔ شاماں وِچ سویرے (پنجابی افسانوں کا مجمُوعہ)

2۔ دِیوار پہ دِیپ (مضامین)

3۔ **Genesis of Generosity** (Spirituality of Mission)

Fakhta

This book has been
composed, designed & published by

Fakhta E-Publications
Karachi, Pakistan

https://fakhta.org/

Order your e-book
Now!

FOR MORE INFORMATION CONTACT US :

+92-333-8684-282

(WHATSAPP, MESSAGE ONLY)

خُدایا تُجھے پیار اپنا دِکھائیں
خُوشی یوں منائیں، ترِے گیت گائیں

ترِے دَم سے قائم ہے دُنیا ہماری
ہے تُجھ سے ہی جیون کی ہر سانس جاری
ہیں سب کی زباں پر ترِی ہی ثنائیں

یہ جھرَنے، یہ ندیاں، یہ دریا ہمارے
یہ خُوشبو، یہ پرَبت، چمکتے سِتارے
بیاں کر رہے ہیں یہ تیری وفائیں

خطاکار بندے، ترِے دَر پہ آئے
ترِی رحمتوں کے رہیں ہم پہ سائے
سدا درگُزر کر ہماری خطائیں

Farzaad Graphics
+92 333 149 70 15